ختم نبوت

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۳۲

صدائے انسانیت

جنگ لندن میں شائع ہونے والے

قادیانی سربراہ

مرزا طاہر

کے انٹرویو کا جواب

قادیانیوں کا طریقہ واردات

آسمانی اور زمینی علوم

ت: ۳/ روپے

سیدنا حضرت عمرؓ کا بیت المقدس میں ورودِ مسعود

ارشادِ نبوی

جہاد

جس نے جہاد نہ کیا۔ نہ مجاہد کو سامان مہیا کیا۔ نہ مجاہد کے اہل و عیال کی نیک نیتی سے دیکھ بھال کی۔ وہ قیامت کے روز شدید آفت سے دوچار ہوگا

عطیہ اشتہار:۔ از بندہ خدا

معیاری زیورات کا مرکز

HB TRUSTABLE MARK

Hameed

حمید برادرز جیولرز

شاہراہ عراق صدر کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۷ تا ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۸ تا ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۲۴

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے — ششماہی -/۷۵ روپے

سہ ماہی -/۴۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے

افریقہ ——— ۳۷۵ روپے

یورپ ——— ۳۷۵ "

ایشیا ——— ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف الازہری

گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری ——— قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر ——— دین محمد فریدی

جھنگ ——— غلام حسین

ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی

پشاور ——— مولانا نورالحق نور

لاہور ——— مولانا کریم بخش

مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد

لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / ننکانہ ——— محمد متین خالد

ملتان ——— عطاء الرحمان

سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ

گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———

امریکہ ——— چوہدری محمد شریف تحویلہ • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد

دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن ——— عامر رشید

ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • سوئٹزرلینڈ ——— آفتاب احمد

لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمود یوسف

بارباڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

آئندہ الیکشن اور ہماری ذمّہ داری

قومی اور صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی داخل ہو چکے ہیں. نشانات الاٹ کر دیئے گئے ہیں. سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی رابطہ عوام مہم شروع ہو چکی ہے. کون کامیاب ہو کر اسمبلیوں میں پہنچیں گے اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا. ایسے میں ہم ووٹر حضرات سے یہ گزارش کریں گے کہ :

۱ وطن عزیز پاکستان کلمہ طیبہ اور اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ کے لئے قائم کیا گیا تھا جس کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جان مال اور عزت و آبرو تک کی قربانی پیش کی. لیکن یہ بات انتہائی دکھ کی ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا یوں حکمران طبقہ اسلام کا نام استعمال کر کے اپنی کرسی اقتدار کو مضبوط اور عوام کو بے وقوف بنانے کی کوشش ضرور کرتا رہا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قیام پاکستان کا اصل مقصد پورا نہ ہو سکا.

۲ اول تو صحیح معنی میں منصفانہ انتخابات ہوئے ہی نہیں. جو ہوئے ان میں سرمائے کا بے دریغ استعمال کر کے ایسے افراد اسمبلیوں میں پہنچے. جن کا اسلام سے کچھ تعلق نہ تھا. جو سرمایہ دار، جاگیردار، وڈیرے لاکھوں روپے استعمال کر کے اسمبلیوں میں پہنچیں گے. انہیں عوام کی فلاح و بہبود ملکی استحکام اور اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے بلکہ انہوں نے وہاں جا کر روٹ پرمٹ، جاگیریں، کاریں اور پلاٹ حاصل کر کے قومی سرمائے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنا ہے. جن لوگوں کے نزدیک قومی اسمبلی کی رکنیت کا مقصد ذاتی منفعت ہو ان سے اسلام کے نفاذ کی توقع نہیں کی جا سکتی

۳ ایک اہم مسئلہ جس کی طرف سابقہ حکمرانوں نے یا تو توجہ نہیں دی. اور اگر دی تو بہت کم دی. ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا ہے. بھٹو دور میں عوامی مطالبہ پر قومی اسمبلی کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا. جس کے بعد ہونا تو یہ چاہیئے تھا. کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جاتا اور ان سے یہ تسلیم کرایا جاتا. کہ وہ غیر مسلم ہیں لیکن انہوں نے اشتعال انگیز حرکتیں شروع کر دیں. پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو آئینی مسلمان اور خود کو اصلی مسلمان لکھا. ان کے رسائل و جرائد اشتعال انگیز تحریریں شائع کرتے رہے. حکومت کو توجہ دلائی، لیکن حکومت نے اس مسئلہ کو حل کرنا تو کجا غور تک کرنا گوارا نہ کیا. آخر الیکشن میں دھاندلی کے نتیجہ میں زبردست تحریک چلی. جس کی وجہ سے فوجی انقلاب آیا اور زمام اقتدار صدر ضیاء الحق نے سنبھال لی. ان کے دور میں یہ مطالبہ زور پکڑ گیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے. اور انہیں اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے. تا آنکہ انہوں نے ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے پاکستان کے اہل اسلام کی کچھ اشک شوئی کی. لیکن صدر ضیاء الحق صاحب

بھی امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء سے زیادہ کچھ ذکر سکے۔ حتیٰ کہ وہ خود قادیانی سازش کا شکار ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آئندہ چند دنوں بعد جو انتخابات ہو رہے ہیں۔ ان میں بعض جماعتیں خالصتاً اسلام کی داعی ہیں بعض صرف اسلام پسند ہیں۔ اور بعض خالصتاً ملحد بے دین اور کیمونزم کی علمبردار ہیں۔ بے دین جماعتوں کے ٹکٹ پر جو امیدوار حصہ لے رہے ہیں ان میں کچھ دہریے اور قادیانی نواز بھی ہیں ممکن ہے کہ ایسی جماعتوں نے چند ایک قادیانیوں کو بھی مسلمان کے روپ میں کھڑا کر دیا ہو۔ اگر ایسے افراد یا ایسی جماعتیں منتخب ہو کر اسمبلیوں میں جا پہنچیں۔ تو ہمارے وطن عزیز پاکستان میں جو اسلام کی روشنی علماء حق اور دینی مدارس کی وجہ سے موجود ہے۔ وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ نیز ان کے ذریعے جہاں بے دینی و الحاد کو تقویت ملے گی وہاں قادیانیت بھی بے لگام ہو جائے گی۔ جس کا تدارک اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ بے دین جماعتوں اور بے دین امیدواروں کو قطعاً ووٹ نہ دیئے جائیں اور عامۃ المسلمین کو بھی ان کی بے دینی سے آگاہ کیا جائے۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ بعض جماعتوں اور امیدواروں میں قادیانی خاصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ مالی امداد بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ یہ بات قادیانیوں کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ جس گروہ کے اسرائیل امریکہ اور دوسری اسلام دشمن طاقتوں سے یارانے ہوں۔ بلکہ ان کے لئے پوری دنیا میں جاسوسی کا فریضہ ادا کرتے ہوں۔ وہ اگر بے دین اور قادیانی نواز عناصر کو مالی امداد فراہم کریں تو یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

اس لئے ہم ایسے ووٹر حضرات سے جنہیں اسلام، عقیدہ ختم نبوت، وطن عزیز پاکستان سے قلبی لگاؤ اور محبت ہے۔ وہ انہیں جماعتوں یا امیدواروں کو ووٹ دے کر کامیاب کریں جو خالصتاً اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کرنا چاہتے ہوں۔ اسلام پسند یا ترقی پسند یہ غیر ملکی اصطلاحات ہیں۔ ایسے عناصر سے بھی بچیں اور بے دین، ملحد، دہریے، کیمونسٹ، سوشلسٹ، قادیانیوں اور قادیانی نواز امیدواروں سے بھی ہوشیار رہیں خود بھی ووٹ نہ دیں۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسے عناصر سے بچنے کی تلقین کریں۔

یہاں ہم یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ۳۰ / اکتوبر بروز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ کانفرنس حسب سابق پوری آب و تاب سے منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کا ایک اہم پیغام تمام اہل اسلام کے نام یہ بھی ہے کہ آئندہ الیکشن میں اس بات کی ضرور پہچان کریں کہ وہ جس کو ووٹ دے رہے ہیں۔ قادیانی یا قادیانی نواز تو نہیں۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ قادیانی یا قادیانی نواز ہے تو اسے قطعاً ووٹ نہ دیں۔ مثلاً لاہور میں حنیف رامے کراچی میں حاجی محمد خان اور کچھ دوسرے ایسے ہی امیدوار قادیانیوں کی پر زور حمایت کر رہے ہیں۔ عوام کو ان سے بچنے کی تلقین کریں۔

آہ! مولانا عبدالمالک کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ

چند روز قبل اخبارات میں آپ حضرات یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ پاکستان کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمالک کاندھلوی اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم شیخ التفسیر والحدیث جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے صاحبزادے اور ان کے جانشین تھے۔ مولانا مرحوم گو عملاً کسی سیاسی جماعت سے منسلک نہیں تھے لیکن درس و تدریس کے علاوہ سیاست سے دلچسپی رکھتے تھے۔ مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے زبردست مداح بلکہ ان کے قریبی دوستوں میں شمار ہوتے تھے۔ مرحوم کی اچانک وفات نہ صرف جامعہ اشرفیہ کے لئے بلکہ پاکستان اور عالم اسلام کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ادارہ ختم نبوت انٹرنیشنل دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے (آمین)

ادارہ ان کے پسماندگان اور ادارہ جامعہ اشرفیہ کے عہدیداران، اساتذہ کرام طلباء اور دیگر کارکنان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

معجزاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر
مولانا احمد سعید دہلوی

ان معجزات کے بیان جن کا تعلق درختوں سے ہے

مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک منزل میں پہنچے اور ایک چوڑے میدان میں اترے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں آڑ اور پردہ کرنے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ البتہ وادی کے دونوں کناروں پر دو درخت تھے۔ چنانچہ حضورؐ ایک درخت کے پاس تشریف لے گئے۔ اور اس کی ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ تو خدا کے حکم سے میری اطاعت کر۔ یہ سنتے ہی وہ درخت آپؐ کے ساتھ ہو لیا۔ جیسے مہار پکڑنے والے کے ساتھ اونٹ ہو لیتا ہے۔

پھر دوسرے درخت کے پاس آپؐ تشریف لے گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ خدا کے حکم سے میری اطاعت کر۔ چنانچہ وہ بھی آپ کے ساتھ ہو لیا جب دونوں درخت بالکل بیچ میں آ گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ دونوں خدا کے حکم سے مل جاؤ چنانچہ وہ دونوں مل گئے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ میں کسی گہری سوچ میں تھا۔ اس لئے اس طرف سے میری نگاہ ہٹ گئی تھی۔ لیکن اتنا میں نے دیکھا کہ آپؐ تشریف لا رہے ہیں۔ اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ پر جا کھڑے ہوئے۔

دارمی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک دیہاتی آنحضورؐ کے پاس آیا۔ تو آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ کوئی اس کا شریک ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس دیہاتی نے کہا کہ تمہارے اس دعوے پر کوئی گواہ بھی ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ سامنے والا سلم کا درخت میرا گواہ ہے چنانچہ آپؐ نے اس درخت کو بلایا۔ وہ میدان کے کنارے پر تھا زمین چیرتا ہوا آیا اور آپؐ کے پاس کھڑا ہو گیا آپؐ نے تین بار اس سے گواہی چاہی۔ اس نے تین بار گواہی دی کہ آپ سچے ہیں۔

سلم ایک خاردار اور بلند درخت کو کہتے ہیں عرب کے جنگلوں میں عام طور سے یہ درخت پایا جاتا ہے۔

ترمذی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی نے آن کر کہا کہ میں کیسے جانوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں اس خوشے کو جو درخت خرما میں لگا ہوا ہے بلاؤں اور یہ آ کر میری رسالت کی گواہی دے۔

چنانچہ اس خوشے کو بلایا، وہ درخت سے جھک گیا اور آپ کے پاس گر کر اس نے آپؐ کے رسول ہونے کی گواہی دی پھر آپؐ نے اس سے فرمایا کہ تو اپنی جگہ واپس چلا جا چنانچہ وہ اپنی جگہ درخت پر چلا گیا یہ دیکھ کر وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

بزارؒ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت کا معجزہ طلب کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس درخت سے جا کر کہو کہ تجھے رسول اللہؐ بلاتے ہیں۔ اس دیہاتی نے جا کر کہا تو درخت نے پہلے چاروں طرف سے حرکت کی پھر زمین چیرتا ہوا آپ کے پاس جلدی سے پہنچ گیا۔ اور سامنے کھڑے ہو کر کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔

دیہاتی نے کہا کہ اب اس درخت کو واپس جانے کی اجازت دیجئے آپؐ نے اجازت دی تو وہ اپنی جگہ پر جا پہنچا۔ اس کی جڑیں زمین میں پھر گھس گئیں اور وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اور وہ دیہاتی یہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور اس نے حضورؐ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھ کو سجدہ کرنے کی اجازت دیجئے میں آپ کو سجدہ کروں۔

آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں کسی انسان کو کسی انسان کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ دیہاتی نے پھر کہا کہ اچھا اپنے ہاتھ پاؤں چومنے اور بوسہ دینے کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے اجازت دے دی۔ اس نے آپکے ہاتھ اور پاؤں چومے۔

امام نوویؒ نے اپنی کتاب الاذکار میں اس حدیث سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ کسی بزرگ دیندار کے ہاتھ پاؤں چوم سکتے ہیں۔

بیہقی اور ابو یعلیٰ نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے ایک سفر میں مجھ سے فرمایا کہ دیکھو قضائے حاجت کے لئے کہیں جگہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس میدان میں اتنے آدمی ہیں کہ کہیں پردہ کی جگہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا دیکھو کہیں درخت یا پتھر ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں کچھ درخت پاس پاس نظر آتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جا کر ان درختوں سے کہہ دو کہ رسول اللہ کا حکم ہے کہ تم اکٹھے ہو جاؤ اور پتھروں سے بھی اکٹھا ہونے کو کہہ دو۔

میں نے درختوں اور پتھروں سے یہ بات جا کر کہہ دی تو خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ درخت اکٹھے ہو کر آپس میں مل گئے اور پتھر باہم مل کر دیوار بن گئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کی آڑ میں قضائے حاجت کی جب آپؐ فارغ ہو گئے۔ تو مجھ سے فرمایا کہ ان سے کہہ دو علیحدہ ہو جائیں، میں نے کہہ دیا۔ تو خدا کی قسم میں نے اپنی آنکھوں سے ان درختوں اور پتھروں کو علیحدہ ہو کر اپنی اپنی جگہ جاتے ہوئے دیکھا۔

امام بیہقی، امام احمدؒ اور طبرانی نے یعلیٰ بن سبابہ سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ میں ایک سفر میں شریک تھا. آپ کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی. چنانچہ کھجور کے دو چھوٹے بڑے درختوں کو آپ نے حکم دیا. تو دونوں آپس میں قریب آ کر مل گئے اور اس کی آڑ میں آپ نے اپنی ضرورت پوری کر لی.

صحیحین میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنات نے حاضر ہو کر سوال کیا کہ آپ کی نبوت پر کون گواہی دے سکتا ہے. آپ نے ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ درخت چنانچہ آپ نے اس درخت کو بلایا. تو وہ درخت اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا آیا اور گواہی دی.

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو امامہؓ سے روایت کی ہے. کہ رکانہ پہلوان نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ببول کے ایک درخت کو یہ کہہ کر بلایا کہ خدا کے حکم سے قریب آ جا. چنانچہ وہ آپ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا پھر آپ نے اس کو واپس جانے کو فرمایا تو وہ اپنی جگہ پر چلا گیا.

اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ رکانہ قریش کا ایک قوی ہیکل پہلوان تھا. یہ جنگل میں بکریاں چرایا کرتا تھا. ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگل کی طرف تشریف لے گئے تو رکانہ سے ملاقات ہو گئی. وہاں کوئی تیسرا شخص موجود نہ تھا. رکانہ نے آپ سے کہا کہ تم ہمارے معبودوں کی توہین کرتے ہو اور اپنے معزز معبود کی پوجا کرتے ہو. اگر میری تم سے رشتہ داری نہ ہوتی تو میں آج تم کو مار ڈالتا. آج تم اپنے خدا سے دعا کرکے مجھ سے نجات حاصل کرو تو میں جانوں میں آج تمہاری سچائی کا اندازہ اس طرح لگانا چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا کرو اور میں اپنے لات و عزیٰ سے دعا کروں. اگر تم نے مجھے پچھاڑ دیا تو ان بکریوں میں سے دس بکریاں جو تم پسند کرو گے تم کو دے دوں گا.

چنانچہ رکانہ سے کشتی ہوئی. اور آنحضورؐ نے رکانہ کو پچھاڑ دیا. رکانہ بولا کہ تم نے نہیں پچھاڑا بلکہ تمہارا خدا غالب آ گیا. اور لات و عزیٰ نے میری مدد نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا پہلو آج تک کسی نے زمین سے نہیں لگایا تھا مگر تم نے لگا دیا. اچھا ایک بار اور کشتی لڑو. اگر اب کی بار غالب آ گئے تو دس بکریاں اور تم اپنی پسند کی لے لینا چنانچہ دوسری دفعہ بھی آپ نے رکانہ کو پچھاڑ دیا. اور پھر رکانہ نے وہی بات کہی کہ آپ کا خدا لات و عزیٰ پر غالب آ گیا. پھر تیسری بار رکانہ سے کشتی ہوئی تو آپ نے پھر پچھاڑ دیا.

رکانہ نے کہا کہ تیس بکریاں میرے ریوڑ میں سے چن لو اور پسند کر لو. آپ نے فرمایا کہ میں بکریاں نہیں لوں گا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تو اسلام قبول کرے. اسلام قبول کر کے تو دوزخ کی آگ سے نجات حاصل کرے گا.

اس پر اس نے معجزہ طلب کیا تو آپ نے اس ببول کے درخت کو بلایا چنانچہ وہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا. ایک ٹکڑا آنحضورؐ اور رکانہ کے درمیان آ کر کھڑا ہو گیا. رکانہ نے کہا کہ واقعی یہ بڑا معجزہ ہے. اچھا اس کو اپنی جگہ واپس لوٹا کر دکھائیے.

آپ نے فرمایا کہ اگر میں واپس لوٹا دوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا. اس نے کہا ہاں! چنانچہ آپ نے حکم دیا. وہ درخت واپس ہو گیا. اور دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے. اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تو اب مسلمان ہو جا. رکانہ نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں گا تو عورتیں مجھے عار دلائیں گی کہ رکانہ مرعوب ہو کر مسلمان ہو گیا. بہرحال اس وقت تو یہ مسلمان نہ ہوا مگر فتح مکہ کے بعد اس نے اسلام قبول کر لیا

ان معجزات کے بیان جن کا تعلق کٹی ہوئی شاخوں اور لکڑیوں سے ہے

بیہقی نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں عکاشہؓ کو ایک سوکھی لکڑی دی. اس کا معجزہ یہ ہوا کہ یہ لکڑی ان کے ہاتھ میں لمبی چمکدار تلوار ہو گئی جس سے جنگ بدر میں جہاد کیا. وہ لکڑی تلوار بن کر بہت دنوں عکاشہؓ کے پاس رہی. اس سے لڑائیاں لڑتے تھے یہاں تک کہ ابو بکرؓ کی خلافت میں مرتد ہونے والوں کو لڑتے ہوئے عکاشہؓ شہید ہو گئے. اس تلوار کا نام عون رکھا گیا تھا.

بیہقی نے روایت کی ہے کہ غزوۂ احد میں عبداللہ بن جحشؓ کی تلوار جب ٹوٹ گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک شاخ ان کو دی. وہ تلوار کا کام کرنے لگی.

ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ وہ تلوار ان کے پاس برابر رہی. اور ان کی موت کے بعد ان کے وارثوں نے دو سو اشرفیوں کے عوض فروخت کی.

امام احمدؒ نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتادہ بن نعمان نے عشار کی نماز پڑھی, رات اندھیری تھی. اور گھٹا چھائی ہوئی تھی آنحضورؐ نے قتادہؓ کو کھجور کی ایک شاخ دے کر فرمایا کہ یہ شاخ اتنی روشنی دے گی کہ تمہارے آگے پیچھے دس دس آدمی اس کی روشنی میں چل سکیں گے. اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز تمہیں نظر آئے گی. اس کو مار کے باہر نکال دینا.

قتادہ روانہ ہوئے تو شاخ روشن ہو گئی جب گھر پہنچے اور کالی چیز کو دیکھا تو مار کر نکال دیا. وہ کالی چیز شیطان تھا. جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مار کر نکال دیا گیا.

صحیح بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک سوکھے ہوئے تنے سے ٹیک لگا کر خطبۂ جمعہ فرمایا کرتے تھے. جب منبر بنایا گیا. اور آپ نے اس خشک تنے کے ستون کو چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینا شروع کیا تو ستون چیخ کر اس زور سے رونے لگا جیسے قریب ہے کہ پھٹ جائے گا. آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر اس ستون کو چمٹا لیا تو وہ اس طرح سسکیاں بھرنے لگا جیسے بچہ رونے سے چپ ہوتے وقت سسکیاں بھرا کرتا ہے اور ہچکیاں لیا کرتا ہے پھر اس کا رونا بند ہو گیا. آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ خطبہ سنا کرتا تھا. اب جدائی کے صدمہ کو برداشت نہ کر سکا اور رونے لگا.

یہ واقعہ احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہے کہ تاج الدین سبکیؒ نے متواتر کہا ہے. حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب اس حدیث کو بیان فرماتے تھے تو رو رو کر کہا کرتے تھے. اے لوگو! کھجور کی سوکھی ہوئی لکڑی آنحضورؐ کے شوق و محبت میں روتی تھی

باقی صہ ۳۰ پر

امیر المومنین حضرت عمرؓ کا بیت المقدس میں ورودِ مسعود

ڈاکٹر عبدالوہاب لغرام پاشا۔ ترجمہ اخلاق احمد صاحب

پیش رو ہے۔ اسلامی عساکر شام، عراق اور فارس تک پھیل چکے ہیں۔ فلسطین کے سوا شام کے تمام صوبے اطاعت قبول کر چکے ہیں۔

ابوعبیدہ بن جراح بیت المقدس کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کی بہادری، انصاف اور وفائے عہد کا گھر گھر چرچا ہو رہا ہے

بیت المقدس کے لوگ بھی دوسرے علاقوں کی طرح اسلامی عہد حمایت و عدل کے سایہ میں داخل ہونے کا عزم کر چکے ہیں۔ مگر شرط یہ پیش کرتے ہیں کہ معاہدہ صلح سپہ سالار سے نہیں بلکہ خود عمر فاروقؓ سے طے کریں گے۔ کون عمرؓ؟ وہی عمرؓ جن کی سیرت کی دھوم ہے۔ جن کے عدل و انصاف سے دنیا مطمئن ہے۔ ساکنان قبلہ اول اسی عمرؓ کے دیدار کے متمنی ہیں۔

حضرت عمرؓ مدینے سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اصحاب رسولؐ کی ایک بڑی جماعت آپ کو خدا حافظ کہہ رہی ہے رفیق سفر آپ کے خادم اور غلام اسلم ہیں۔ آپ شام کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ آپ ان علاقوں میں مسلمانوں کے حالات کا بچشمِ خود معائنہ فرمائیں۔ اور اہل فلسطین سے عہد نامہ صلح کی تکمیل کریں۔

چلتے چلتے آپ ایلہ کے قریب پہنچ گئے۔ ایلہ کے باشندے امیر المومنینؓ کے شاہانہ جلوس کے لئے چشم براہ ہیں۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ فاروق اعظمؓ کے جلوس میں حشم و خدم اور تزک و احتشام کے حیرت کن مناظر ہوں گے۔ دس سال قبل ہرقل بیت المقدس میں فاتحانہ عراق سے داخل ہوا تھا۔ اور ابھی تک اس کا سماں لوگوں کی نظروں میں سمایا ہوا تھا۔ ان کو یقین تھا کہ عمرؓ کی آمد ہرقل کی شاہانہ آمد سے کم نہ ہو گی۔

ایلہ کے نزدیک پہنچ کر حضرت عمرؓ شاہراہ سے قدرے ہٹ گئے۔ غلام آپ کے ساتھ تھا۔ آپ اپنے اونٹ سے نیچے اترے۔ کچھ دیر پیدل قدمی فرمائی۔ پھر واپس آکر غلام کے اونٹ پر سوار ہو گئے اور اپنا اونٹ غلام کو دے دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمرؓ اس موقع پر اپنے نفس سے غافل رہنا چاہتے تھے مبادا خصوصی سواری دل میں عجب و تکبر پیدا کر دے نفس کو یہ تنبیہ ضروری سمجھی کہ خلیفۂ اسلام عمرؓ اور اس کا خادم مرتبہ میں مساوی ہیں۔

استقبالیہ وفد سامنے آیا۔ آپؓ سے پوچھا امیر المومنینؓ کہاں ہیں۔ آپؓ نے فرمایا، تمہارے سامنے۔ مطلب یہ تھا کہ وہ خود ہیں۔ لیکن وہ لوگ کچھ اور سمجھے۔ اس لئے آپ کو چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔

آپؓ ایلہ میں داخل ہو کر اونٹ سے اترے۔ استقبال کرنے والوں کو خبر ملی کہ امیر المومنین ایلہ میں پہنچ گئے ہیں۔ تب وہ لوگ واپس آئے۔ یہاں مخلوق پروانہ وار جمع تھی۔ وسط میں ایک صاحب ہیں۔ رنگت سرخ، مونچھیں بڑی بڑی، سرخی مائل رخسار، ستواں ناک، وقار مجسم، پیکر تواضع، حمایت حق میں سخت، کمزوروں کے لئے نرم، بادشاہ بصورت فقیر، دانائی قوم بشکل گلہ بان۔ آج آنکھیں ایسے انسان کو دیکھ رہی تھیں۔ جس میں انسانیت پوری حقیقتوں کے ساتھ جلوہ آرا تھی۔ اور جس کی عظمت شاہانہ خرافات سے مبرا تھی۔

اسقفوں اور راہبوں کا مجمع ہے۔ سامنے کون ہے؟ وہ جس کی مٹھی میں اس وقت ساری دنیا ہے لیکن والا بے نیاز دنیا اس کے قبضے میں ہے۔ اس پر حکمران نہیں۔ اس کی خادم ہے مخدوم نہیں۔ کنج عبادت میں بیٹھ کر زہد اختیار کرنا بڑی بات نہیں ہے۔ بات تو جب ہے کہ دنیا تمہاری قدم بوس ہو اور تمہارا زہد برقرار رہے۔

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد فاروق اعظمؓ نے اپنا گاڑھے کا کرتہ اتارا جس کا پچھلا دامن کثرت استعمال سے پھٹ گیا تھا اور ایک پادری کو دیا کہ دھو کر پیوند لگا دو۔ پادری نے کرتے کو دھویا پیوند لگایا اور اس کے ساتھ ایک اور کرتہ سی کر خدمت میں پیش کیا۔ آپؓ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا "حضور یہ تو آپ کا کرتہ ہے جس کو میں نے حسب ارشاد دھو کر پیوند لگا دیا ہے اور یہ دوسرا میری جانب سے نذر ہے"۔ حضرت عمرؓ نے اس کو دیکھا۔ اس پر ہاتھ پھیرا۔ پھر اپنا کرتہ لے کر پہن لیا اور دوسرا واپس کر دیا۔ اور فرمایا کہ "یہ بہتر ہے کیونکہ اس میں پسینہ اچھی طرح جذب ہوتا ہے۔

ایلہ سے روانہ ہو کر امیر المومنین جابیہ پہنچے۔ جابیہ شام کے وسط میں واقع ہے۔ اس پر ہرقل کا تسلط تھا۔ یہاں آپ کا داخلہ اسی سادگی سے ہوا۔ جس طرح ایلہ میں ہوا تھا۔ ایک خاکستری رنگ کے اونٹ پر سوار ہیں۔ دونوں پاؤں بلا رکاب ادھر ادھر لٹکے ہوئے ہیں۔ ایک کمبل نیچے بچھا ہوا ہے۔ یہ کمبل سواری کے وقت زین کا کام دیتا ہے اور اترتے ہیں اس کو بچھونا بنا لیتے ہیں۔ ایک تھیلی ہے جو سفر میں سامان بھرنے کے کام آتی ہے اور حضر میں کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا تکیہ بن جاتی ہے۔ جسم پر وہی گاڑھے کا کرتہ ہے۔

چند یہودی حاضر خدمت ہوئے۔ یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ خدا ان کی مدد کے لئے عربوں کو بھیجے گا۔ چنانچہ یہ دعا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان کی مخالف کا خاتمہ کر دے۔ اور مسلمانوں کے ذریعے سے انہیں ہرقل کے استبداد سے نجات عطا فرمائے۔ ایک یہودی نے عرض کیا "السلام علیک یا فاروق، آپ ہی صاحب ایلیا ہیں

خدا کی قسم جب تک ایلیا فتح نہ ہوگا۔ آپ واپس نہ ہونگے بیت المقدس کا وفد مصالحت کی غرض سے باہر میں حاضر ہوا۔ حضرت عمرؓ نے عہد نامہ صلح لکھوایا۔ خالد بن ولید، عمرو بن العاص، عبدالرحمن بن عوف اور معاویہ بن صفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر شہادت کے دستخط ثبت کیے۔ اس صلح نامہ کی روح سے اہل بیت المقدس کو مال وجان کی امان دی گئی۔ ان کے کلیسا اور صلیبیں محفوظ قرار پائیں۔ نیز یہ کہ کسی فرد کو تبدیل مذہب پر مجبور نہ کیا جائے۔

امیرالمومنین بیت المقدس کو روانہ ہوتے ہیں۔ آپ کے گھوڑے کے سم زخمی ہو گئے تھے اس لئے آپ کی خدمت میں سواری کے لیے برذون یعنی ایک ترکی گھوڑا پیش کیا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے۔ برذون تیز رفتاری سے تھمکتا ہوا چلا۔ آپ کو اس کی چال میں تجبر محسوس ہوا فوراً اتر پڑے۔ اور اس کے منہ پر تھپک کر فرمایا کم بخت یہ اکڑ کی چال تجھے کس نے سکھائی ہے۔

حضرت عمرؓ بیت المقدس میں داخل ہورہے ہیں مگر کس شان سے بخت نصر کی طرح تباہی و بربادی کے جلو میں نہیں رومیوں کی طرح عوام کو کچلتے ہوئے نہیں اور نہ ہرقل کی طرح جو دس سال قبل ایرانیوں کو شام میں شکست دے کر بیت المقدس میں شاہانہ کروفر سے اکڑتا ہوا داخل ہوا تھا بلکہ لوائے توحید بلند کئے ہوئے، عدل ومساوات کا عملی نمونہ بنے ہوتے، رحم وکرم کی بارش برساتے ہوئے۔

شہر میں داخل ہونے کے بعد آپ رات کو مسجد میں تشریف لے گئے۔ محراب داود کے پاس پہنچے۔ وہاں نماز پڑھی۔ کچھ دیر کے بعد صبح صادق طلوع ہو گئی اور پہلی بار اس مقدس شہر میں اذان کی آواز گونجی۔ یہ حق کی آواز تھی جو شکست خوردہ باطل کا تعاقب کر رہی تھی کفر کی ظلمت مٹ رہی تھی۔ حق و صداقت کا آفتاب ضیا پاش ہو رہا تھا۔ اللہ کی طرف سے گواہی دی جا رہی تھی کہ بیت المقدس اور ساکنان بیت المقدس کے لیے خیرو سلامتی اور عزت وعظمت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

نماز فجر ادا کی گئی۔ حضرت عمرؓ نے پہلی رکعت میں سورۃ ص تلاوت فرمائی اور جب یہ آیت سجدہ پڑھی وظن داؤد انما فتنٰہ فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب۔ (داؤد نے گمان کیا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی ہے اس نے اپنے رب سے استغفار کیا، رکوع میں جھک گیا) تو آپ نے سجدہ تلاوت کیا۔ دوسری رکعت میں سورہ اسریٰ کی ابتدائی آیات اور سورہ بنی اسرائیل کی وہ آیات پڑھیں جن میں ان مصائب کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل کو اہل بابل کے ہاتھوں

باقی صفحہ ۳ پر

آسمانی اور زمینی علوم

ادارہ

آسمانی اور زمینی علوم

کچھ مہینے پہلے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے باب الاسلام مسجد میں ختم قرآن کے موقع پر بیان فرمایا تھا۔ اس کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

دو قسم کے علوم ہیں (۱) ایک وہ علوم جن کا تعلق اس دنیائی زندگی کی بہتری سے ہے اور ایک وہ علوم ہیں جن کا تعلق آخرت والی زندگی سے ہے کیونکہ یہ زندگی نقد اور حاضر ہے۔ اس لیے انسانوں کی طبیعتیں اس پر لگی ہیں ذہین اور دماغ متوجہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب زمینی علوم ہیں اور ایک وہ علوم ہیں جن کا تعلق انسان کی روح سے اور اس کی آخرت اور معاد کی اصلاح سے ہے ان علوم کے نتائج اس دنیا میں کم ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں مکمل طور پر ظاہر ہوں گے چونکہ انسانوں کی عقلیں ان پر نہیں پہنچتیں اور ویسے بھی عقل سے ماوراء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو بھیجا اور ان کے واسطے سے آسمانی علوم عطا فرمائے۔

زمینی علوم زمین کی طرف اور آسمانی علوم آسمان کی طرف کھینچتے ہیں۔ ہماری سعادت اور خوش قسمتی ہے کہ ہم آسمانی علوم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہیں۔ نبوت کے تمام علوم ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ پورا دین نبوت کے ذریعے سے معلوم ہوا ہے۔ انسانوں کے ذریعے سے نہیں۔

آسمانی علوم کے مقابلے میں زمینی علوم کی مثال ایسے ہے جیسے بچوں کے کھلونے۔ دنیا والوں نے نئے نئے کھلونے بنائے ہیں۔ ہوائی جہاز موٹریں وغیرہ سب چیزیں کے کھلونے ملتے ہیں۔ جس طرح عاقل بالغ کے نزدیک ان بچوں کے کھلونوں کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس طرح انبیاء کرام کے علوم کے مقابلے میں تمام زمینی علوم بچوں کے کھلونے ہیں۔ اس وقت یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نہ معلوم کہاں پرواز کر رہے ہیں۔ کتنے اونچے اڑ رہے ہیں۔ ظاہری آنکھیں بند ہونے کے بعد جب حقیقت کی آنکھیں کھلیں گی، تب معلوم ہوگا کہ ہم تو زمین پر پڑے ہوتے ہیں۔

آپ طلبہ آسمانی علوم پڑھنے میں اور اساتذہ پڑھانے میں مشغول ہیں۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے۔

حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تلواروں کے سائے میں

مرسلہ: عبدالغنی شاکر ہرنولی۔ میانوالی

حضور رسالت مآب نے جب کفار مکہ کو ان کی بری عادتوں سے روکا اور زنا، بت پرستی، چوری، مکرودجل، جہالت وتعصب اور شرک وکفر کے بجائے حق وصداقت، اخلاق و شرافت اور محبت ومساوات کا درس دیا تو وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن بن گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں کیا؟ صرف یہ کہ اللہ کے سب بندے اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں پر اپنی زندگیاں بسر کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ان وحشی انسانوں کو بہترین انسان بنانا چاہتے تھے لیکن افسوس کہ کفار مکہ جن کے دماغوں پر جہالت کے ان گنت پردے پڑے ہوئے تھے۔ اس امید اور بھلائی کی تعلیم کو نہ سمجھ سکے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ایسی ایذائیں پہنچائیں کہ جن کے تصور سے بھی بدن کانپنے لگتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جناب ابو طالب مکہ میں بااثر شخص تھے ان کی وجہ سے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ لیکن کئی بدبخت لوگ موقع کی تاک میں رہتے تھے اور جہاں موقع پاتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف پہنچاتے۔

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبیٰ ابن ابی معیط نے اپنی چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں ڈال کر اتنے بل دیئے کہ دم گھٹنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں سجدہ میں پڑے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے انہوں نے عقبیٰ کو دھکا دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے سے کپڑا نکالا اور کفار سے کہا "افسوس ہے تم لوگ ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے"۔ یہ سن کر سب کفار حضرت ابوبکر پر پل پڑے اور انہیں خوب پیٹا۔

ایک مرتبہ حضورؐ خانہ کعبہ میں نماز میں مصروف تھے کہ ابوجہل ادھر نکلا عقبیٰ ابن ابی معیط اور کئی دوسرے کفار مکہ ان کے ہمراہ تھے۔ ابوجہل نے اس سے کہا کہ فلاں جگہ اونٹ کی اوجھڑی پڑی ہے اسے اٹھا لاؤ اور محمدؐ کے اوپر رکھ دو وہ بدبخت گیا اور اوجھڑی لاکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر رکھ دی۔ اوجھڑی اتنی بھاری تھی کہ حضورؐ سجدہ سے سر نہ اٹھا سکتے تھے یہ حالت دیکھ کر سب کفار کھل کھلا کر ہنسے حضرت فاطمہؓ کو اطلاع ہوئی تو وہ فوراً پہنچیں اور اوجھڑی کو گردن سے ہٹایا۔

ایک دفعہ کعبہ کے صحن میں کفار مکہ نے حضورؐ کے گرد گھیرا ڈال لیا اور اس طرح کی گستاخیاں کرنے لگے کہ بیان کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ کسی نے حضرت حارث بن ابی ہالہؓ کو خبر دی وہ بھاگے بھاگے آئے اور لوگوں کو منع کیا انہوں نے حضورؐ کو تو چھوڑ دیا مگر حضرت حارثؓ کو وہیں شہید کر دیا۔

سنہ ۷ نبوی میں کفار نے حضورؐ اور آپؐ کے قبیلے کو پہاڑ کے ایک درے میں قید کر دیا۔ اس درے کا نام شعب ابی طالب تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مسلم وغیر مسلم قرابت داروں کو اجازت نہیں تھی کہ بازار سے جا کر کھانے کی چیزیں خریدیں اور کھائیں اور اگر کوئی رحم کھا کر کوئی کھانے کی چیز پہنچانا چاہتا تو اسے روک دیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے چھوٹے چھوٹے بچے بھوک کی وجہ سے روتے اور چیختے تو کفار مکہ درے کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور ہنستے۔ تین سال مسلسل تکلیف کے کاٹے اور درختوں کے پتے کھاتے۔ سوکھے چمڑوں کو پانی سے دھو کر اور پکا کر کھایا گیا۔ کفار مکہ نے آپس میں تحریری معاہدہ کیا تھا۔ کہ سب مل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خاندان کا بائیکاٹ کر کے انہیں عاجز کر دیں گے۔ اس تحریری معاہدہ کو کعبہ میں لٹکا دیا گیا اتنی قدرت کہ تین سال میں دیمک اس تحریر کو چاٹ گئی جس سے معاہدہ ختم ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم رہا ہوئے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف والوں کو اسلام کی دعوت دینے گئے انہیں بہت سمجھایا لیکن انہوں نے آپ سے اچھا سلوک نہ کیا شہر کے سب لڑکے اور اوباش لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگا دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرف بھی جاتے بدمعاش لوگوں اور شریر لڑکوں کا گروہ گالیاں بکتا اور روڑے مارتا ہوا پیچھے پیچھے جاتا۔ زید بن حارثؓ حضورؐ کے ہمراہ تھے۔ اور آپؐ کی حفاظت کر رہے تھے۔ آخر پتھروں اور ڈھیلوں کی بارش سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور زیدؓ دونوں شدید زخمی ہو گئے راستے میں جو کوئی اس منظر کو دیکھتا تھا وہ بھی بدقماش لوگوں کے ساتھ مل کر گالیاں بکنے اور پتھر مارنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے باہر نکل آئے لیکن ان لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا اور شہر سے تین میل دور تک آپؐ کا تعاقب کیا۔ حضورؐ کا جسم لہولہان ہو گیا اور پنڈلیوں سے اس قدر خون بہا کہ نعلین مبارک بھر گئیں۔

ایک دفعہ کفار کے سب سردار مل کر جناب ابوطالب کے گھر پہنچے اور کہا جن بتوں کو ہمارے اجداد پوجتے تھے۔ انہیں تمہارا بھتیجا اس قدر برا کہتا ہے کہ ہمارے صبر کے پیمانے لبریز ہو چکے ہیں۔ ہمیں آپ کا لحاظ ہے۔ انہیں سمجھا لیجئے ورنہ لحاظ جاتا رہے گا جناب ابوطالب نے حضورؐ کو بلایا اور نہایت محبت سے سمجھایا کہ واقعی ساری قوم کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں۔ مجھ پر مزید بوجھ نہ ڈالو میں تمہاری حمایت کرتے کرتے تھک گیا ہوں اپنے شفیق چچا سے یہ سن کر حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے مگر پورے استقلال سے فرمایا: "یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی اللہ کے حکم سے سرتابی میرے لئے محال ہے کفار نے سمجھا تھا کہ اس دھمکی سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوگا مگر جب انہوں نے دیکھا کہ اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ تو انہوں نے ظلم وستم کی انتہا کر دی

باقی صفحہ ۳۰ پر

دُنیا کی زندگی کی حقیقت

محمد شفیع عمر الدین۔ دمیر پور خاص۔ سندھ

دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشے کی طرح گزر جائے گی۔ دوسری زندگی آخرت کی فقط خدا پرستوں کے لئے نافع ہوگی۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ یہ کفار کہتے ہیں کہ دنیوی زندگی کے سوا کوئی زندگی ہی نہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ فانی اور مکدر زندگانی، حیات اخروی کے مقابلہ میں، ہیچ اور بے حقیقت ہے۔ یہاں کی زندگی کے صرف انہی لمحات کو زندگی کہا جا سکتا ہے۔ جو آخرت کی درستی میں خرچ کئے جائیں۔ بقیہ تمام اوقات، جو آخرت کی فکر و تیاری سے خالی ہوں، ایک عاقبت اندیش کے نزدیک لہو و لعب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ پرہیزگار اور سمجھدار لوگ جانتے ہیں کہ ان کا اصلی گھر، آخرت کا گھر ہے۔ اور ان کی حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔

حاصل کلام یہ دنیا کی زندگی چند روزہ کا کھیل اور دل کا بہلاوا ہے۔ کھیل تماشہ بے فکری نابالغ اور بے عقل اور بے شعور بچے ہی کیا کرتے ہیں۔ آخرت کی دائمی زندگی کے طالب ان بچوں کی طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات برباد نہیں کرتے۔ اور یہ زندگی ان اعمال کے بجا لانے میں صرف کرتے ہیں جو آخرت میں بار آور ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نجات کا ذریعہ بن سکیں۔

بچوں کے کھیل کی ایک مثال

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سہ پہر کے وقت بچے اپنے گھروں سے باہر کسی کھلی جگہ میں جمع ہو کر کھیلتے ہیں اور بڑے خوش ہوتے ہیں۔ کھیلنے سے قبل اکثر بچے اپنی ٹوپیاں، کُرتے اور جوتے اتار کر کھیل کے میدان کے ایک کونے میں رکھ دیتے ہیں اور خود کھیل میں اس قدر منہمک ہو جاتے ہیں کہ ان کو اپنے کپڑوں اور جوتوں کی طرف دھیان نہیں رہتا کوئی چور آتا ہے اور ان کو غافل پا کر ان کے ملبوسات چرا کر لے جاتا ہے رات کو جب بچے اپنے گھروں کو جانے لگتے ہیں تو ان کو اپنی چوری کا پتہ لگتا ہے اور اپنی غفلت اور لاپرواہی پر بڑے پچھتاتے ہیں اور گھروں کو لوٹتے ہوئے اس بات سے ڈرتے ہیں کہ گھر والے انہیں یقیناً سرزنش کریں گے۔

بچوں کی یہ پریشانی بیان کرنے کے بعد مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ہدایت فرماتے ہیں کہ ؎

"نے شنیدی انما الدنیا لعب"

یعنی اے کھیل اور تماشے میں اپنی زندگی برباد کرنے والے غافل انسان! اے فرائض عبودیت، طاعات اور عبادات کی ادائیگی سے کوتاہی کرنے والے بندے! کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی یہ تنبیہ نہیں سنی کہ دنیا کی چند روزہ زندگی تو کھیل اور تماشہ ہے۔ لہٰذا ذرا سمجھ سے کام لے۔ اور نادان اور غافل بچوں کی روش پر چل کر اپنی قیمتی زندگی کا سرمایہ غفلت میں گنوا دے۔ تجھے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ؎

اب ستبا نگاہ اجل ہے سامنے
چھوڑ دے یہ کھیل تا فرحت ملے

تیری موت کی شام سامنے ہے۔ غفلت چھوڑ دے آخرت میں کام آنے والے اعمال بجا لانے کے لئے بیدار ہو جا۔ یاد رہے کہ موت یقیناً آنے والی ہے اور آتی بھی اچانک۔ ایک سانس کا بھی بھروسہ نہیں۔ ایک سانس لیا ہے کیا خبر دوسرا لینا نصیب ہوگا یا نہیں۔ لہٰذا نفس اور شیطان کے بہکاوے میں پھنس کر اپنی زندگی کھیل تماشے میں برباد کر۔ فوراً برائیوں کو چھوڑ دے۔ اور توبہ کر۔ موت کی گھڑی آنے سے قبل تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ توبہ میں دیر نہ کر کہیں دروازہ اچانک بند نہ ہو جائے۔ توبہ کے بعد کتاب و سنت کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے میں کمر ہمت باندھ لے تاکہ اللہ کی خوشنودی حاصل ہو اور آخرت میں اس کی خوشنودی کا مقام جنت کے ملنے کی امید کی جا سکے۔

حضرت سیدنا و مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ ہدایت فرماتے ہیں کہ:

باقی صفحہ ۳ پر

اذانِ بلال رضی اللہ عنہ — حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک مشرک سے قرض

محمد عبداللہ ...

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات کی کیا صورت ہوتی تھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جمع تو رہتا ہی نہیں تھا۔ یہ خدمت میرے سپرد تھی جس کی صورت یہ تھی کہ کوئی مسلمان بھوکا آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرما دیتے میں کہیں سے قرض لے کر اس کو کھانا کھلا دیتا۔ کوئی ننگا آ جاتا تو مجھے ارشاد فرما دیتے میں کسی سے قرض لے کر اس کو کپڑا پہنا دیتا۔ یہ صورت ہوتی رہتی تھی ایک مرتبہ ایک مشرک ملا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے وسعت اور ثروت حاصل ہے۔ تو کسی سے قرض نہ لیا کر جب ضرورت ہوا کرے، مجھ ہی سے قرض لے لیا کر۔ میں نے کہا کہ اس سے بہتر کیا ہوگا۔ اس سے قرض لینا شروع کر دیا۔ جب ارشاد عالی ہوتا اس سے قرض لے آیا کرتا۔ اور ارشاد والا کی تعمیل کر دیتا۔ ایک مرتبہ وضو کر کے اذان کہنے کے لئے کھڑا ہوا ہی تھا کہ وہی مشرک ایک جماعت کے ساتھ آیا۔ اور کہنے لگا او حبشی! میں ادھر متوجہ ہوا۔ تو ایک دم بے تحاشا گالیاں دینے لگا۔ اور برا بھلا جو منہ میں آیا کہا اور کہنے لگا کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا قریب ختم کے ہے۔ کہنے لگا کہ چار دن باقی ہیں۔ اگر مہینہ کے ختم میں میرا سب قرضہ ادا نہ کیا تو تجھے اپنے قرضہ میں غلام بناؤں گا۔ اور اسی طرح بکریاں چراتا پھرے گا جیسا پہلے تھا۔ یہ کہہ کر چلا گیا۔ مجھ پر دن بھر جو گزرنا چاہیئے تھا وہی گزرا۔ تمام دن رنج و صدمہ سوار رہا۔ اور عشاء کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تنہائی میں حاضر ہوا۔ اور سارا قصہ سنایا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آپ کے پاس اس وقت ادا کرنے کو فوری انتظام ہے اور نہ میں کھڑے کھڑے کوئی انتظام کر سکتا ہوں وہ ذلیل کرے گا اس لئے اگر اجازت ہو تو اتنے قرض اترنے کا کوئی انتظام ہو میں کہیں روپوش ہو جاؤں جب آپ کے پاس کہیں سے کچھ آ جائے گا میں حاضر ہو جاؤں گا۔ یہ عرض کر کے میں گھر آیا تلوار لی، ڈھال اٹھائی جوتا پہنا یہی سامان سفر تھا۔ اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا کہ صبح کے قریب کہیں چلا جاؤں گا صبح قریب ہی تھی کہ ایک صاحب دوڑے ہوئے آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

صدائے انسانیت

غلام رسول قادری، منڈی بہاؤالدین

چھٹی صدی عیسوی میں مشرکین عرب کے مذہبی حالات یہ تھے کہ وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے۔ شہری کا غیر شہری سے اور ایک قبیلہ کو دوسرے قبیلہ سے اس قدر دشمنی تھی کہ ایک دفعہ کسی غسانی نے ایک حیرا والے کے کان کاٹ کر اس سے اپنی جوتیاں سی لیں۔ اسی واقعہ پر اس زمانہ کے مشہور شاعر "لبید" نے یہ شعر کہا جو ایک مقولہ مشہور ہو گیا۔

مخصف بالآذان منکم نعالنا

ونشرب کرھا منکم فی الجماجم!

یعنی تمہارے کانوں سے ہماری جوتیوں کا کام لیا جاتا ہے۔ اور کھوپری سے جام شراب کا۔

غرضیکہ رہزنی اور لوٹ مار ان کا پیشہ تھا۔ ہر انسان کا ضمیر مرجھا چکا تھا۔ فطرت کا حسن حقیقی عصیان عالم کی تاریکی میں چھپ گیا تھا۔

سرکشی او ہام پرستی خود غرضی اگلی روایتوں سے اختلافات نزاعات، مناقشات کے دریا امنڈ آئے تھے۔ جن کے طوفان عظیم سے خدا کے سابقہ رسولوں کی بنائے ملت ختم ہو چکی تھی۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ حجاز کے ریگستان اور مکہ کے مرغزاروں سے ایک ایسی ہستی مبعوث ہو کر صدائے توحید بلند کرے گی جو تمام تاریکی اور گمراہی کو فنا اور معدوم کر دے گی وہ مقدس ہستی اور اس کی صدائے دلنواز یہی تھی جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا۔

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم،

خدائے واحد القہار کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ وہ معبود حقیقی ہمیشہ زندہ رہنے والا اور دنیا کے کارخانوں کو سنبھالے ہوئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ انسانیت کو درندگی سے نکالا۔ جو صدیوں سے لڑنے والے تھے ان کو باہم شیر و شکر کر دیا سب میں محبت کی روح پھونک دی۔ آج ہمارا معاشرہ تب ہی صحیح ہو سکتا ہے جب ہم آپ کی سیرت مقدسہ کو اپنائیں آپ کی اتباع میں ہی سب کچھ ہے۔

حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو بیان کرنے سے متعلق مشہور شاعر واقف انبالوی مرحوم نے کیا خوب کہا ہے

واقف ہے عیاں نا تجربہ کی حقیقت — سہ
واللہ خدا خود ہے ثنا خوان محمد

اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا فرمائے

(آمین)

میں جلدی جلدی میں حاضر خدمت ہوا تو دیکھا کہ چار اونٹنیاں جن پر سامان لدا ہوا تھا بیٹھی ہیں حضورؐ نے فرمایا خوشی کی بات سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے قرضے کی بے باکی کا انتظام فرما دیا یہ اونٹنیاں بھی تیرے حوالے اور ان کا سب سامان بھی فدک کے رئیس نے یہ نذرانہ مجھے بھیجا ہے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور خوشی خوشی ان کو لے کر گیا۔ اور سارا قرضہ ادا کر کے واپس آیا۔ حضور اتنے مسجد میں انتظار فرماتے رہے۔ میں نے واپس آ کر عرض کیا۔ کہ حضورؐ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے سارے قرضے آپ کو سبکدوش کر دیا۔ اور اب کوئی چیز بھی قرضہ کی نہیں رہی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ سامان میں سے بھی کچھ باقی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں کچھ باقی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اسے بھی تقسیم ہی کر دے۔ تاکہ مجھے راحت ہو جائے۔

میں گھر میں بھی اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ تقسیم نہ ہو جائے۔ تمام دن گزر جانے کے بعد عشاء کی نماز سے فراغت پر حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ بچا ہوا مال تقسیم ہو گیا یا نہیں میں نے عرض کیا کہ کچھ موجود ہے ضرورت مند آئے ہی نہیں تو حضور نے مسجد ہی میں آرام فرمایا۔ دوسرے دن عشاء کے بعد پھر حضور نے فرمایا کچھ بھی کچھ موجود ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ جل شانہٗ نے آپ کو راحت عطا فرمائی۔ کہ وہ سب نمٹ گیا حضورؐ نے اللہ جل شانہٗ کی حمد و ثناء فرمائی۔ حضورؐ کو یہ ڈر ہوا کہ خدانخواستہ موت آ جائے اور کچھ حصہ مال کا آپؐ کی ملک میں رہے۔ اس کے بعد گھروں میں تشریف لے گئے اور بیویوں سے ملے

محمد عارف مانسہرہ

سچی دعا

حضرت عبداللہ بن جحش نے غزوہ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا کہ اے سعد آؤ مل کر دعا کریں ہر شخص اپنی ضرورت کے موافق دعا کرے دوسرا آمین کہے کہ یہ قبول ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

دونوں حضرات نے ایک کونے میں جا کر دعا فرمائی اول حضرت سعدؓ نے دعا کی "یا اللہ جب کل کو لڑائی ہو تو میرے مقابلہ میں ایک بڑے بہادر کو مقرر فرما جو سخت حملہ والا ہو اور میں اس پر زوردار حملہ کروں پھر مجھے اس پر فتح نصیب فرما کر میں اس کو تیرے راستے پر (تیرے راستے میں) قتل کروں اور اس کی غنیمت حاصل کروں"۔ حضرت عبداللہؓ نے آمین کہی۔

اور اس کے بعد حضرت عبداللہؓ نے دعا کی۔

"اے اللہ تعالیٰ کل کو میدان میں ایک بہادر سے مقابلہ کرا جو سخت حملہ آور ہو۔ میں اس پر شدت سے حملہ کروں وہ بھی مجھ پر زور سے حملہ کرے اور پھر وہ مجھے قتل کر دے پھر میرے ناک، کان، کاٹ لے پھر قیامت میں جب تیرے حضور پیش ہوں تو تو کہے اے عبداللہ تیرے ناک، کان، کیوں کاٹے گئے میں عرض کروں یا اللہ تیرے اور تیرے رسولؐ کے راستے میں کاٹے گئے" "پھر تو کہے سچ ہے میرے ہی راستے میں کاٹے گئے" ۔ حضرت سعدؓ نے آمین کہی۔

دوسرے دن لڑائی ہوئی اور دونوں حضرات کی دعائیں اسی طرح قبول ہوئیں جس طرح مانگی تھیں۔

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی میں نے شام کو دیکھا کہ ان کے ناک کان ایک دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں اُحد کی لڑائی میں ان کی تلوار بھی ٹوٹ گئی تھی حضورؐ نے اُن کو ایک ٹہنی عطا فرمائی جو اُن کے ہاتھ میں جا کر تلوار بن گئی اور عرصہ تک بعد میں باقی رہی اور دو سو دینار میں فروخت ہوئی۔

ارشادات شیخ

محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس وعظ درحقیقت انوار و برکات کی مجلس ہوتی تھی جو کچھ فرماتے تھے قلوب اس سے متاثر ہوتے تھے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں شیخ عفیف الدین مبارک پر کہ انہوں نے ان مواعظ میں سے باسٹھ وعظ قلمبند فرمائے جو آج تشنگان حق کے لئے چشمۂ آب حیوان سے کم نہیں ہیں اہل مصر نے الفتح الربانی کے نام سے ان مواعظ کو شائع کیا تھا اس میں سے کچھ اقتباسات درج کئے جا رہے ہیں۔

1 ایمان والا قلب "کیوں" اور "کس طرح" کو نہیں جانتا، بلکہ اس کا قول تو "ہاں" ہے۔

2 اپنے "بیدار" ہونے کو موت کے بعد کے لئے نہ چھوڑو کہ اس وقت بیدار ہونا تم کو مفید نہ ہو گا۔

3 قلب گویا پرندہ ہے بدن کے "پنجرہ" میں موتی ہے ڈبہ میں مال ہے صندوق میں، پس اعتبار پرندہ کا ہے "پنجرہ" کا نہیں۔ اعتبار موتی کا ہے ڈبہ کا نہیں اور اعتبار مال کا ہے صندوق کا نہیں۔

4 جب توحید گھر کے دروازہ پر جم جاتی ہے اور شرک گھر

باقی صفحہ ۳۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگوانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

جنازہ کے بعد دعا

س:۔ بندہ گاؤں شیخ سلطان کا رہنے والا ہے مذکورہ گاؤں میں فریقین ہیں ایک فریق نماز جنازہ پڑھنے کے بعد متصل دعا اور نماز کی سنتوں کے بعد دعا کو بدعت سمجھتے ہیں دوسرا فریق جائز سمجھتے ہیں. دونوں اپنے آپ کو دیوبندی سمجھتے ہیں. ان میں سے کون سا اہلسنت والجماعت کے طریقے پر ہے. علمائے دیوبند کے بڑے بڑے علماء کون سے طریقے کے قائل ہیں.

ج:۔ جو فریق نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کو اور سنتوں کے بعد اجتماعی دعا کو بدعت سمجھتا ہے وہ صحیح ہے. علمائے دیوبند کا معمول یہی ہے کہ وہ جنازہ کے بعد دعا نہیں کرتے اور سنتوں کے بعد اجتماعی دعا کا اہتمام نہیں کرتے.

(شعیب احمد قریشی ۔ بانک)

پلاٹ پر زکوٰۃ

س:۔ میں نے ۱۹۷۸ء میں ایک کنال کا ایک پلاٹ مبلغ بائیس ہزار روپے میں خریدا تھا. اور خیال کیا تھا کہ وہاں پر کھل کا کارخانہ لگواؤں گا لیکن ابھی تک وہاں پر سوائے چار دیواری کے کچھ نہیں کیا گیا. اور نہ ہی اس وقت سے میں نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے

۱۔ کیا اس پلاٹ کی رقم کی زکوٰۃ میرے ذمہ واجب الادا ہے؟۔

۲۔ اگر ہے تو کب سے واجب الادا ہے؟۔

۳۔ اگر واجب الادا ہے تو کتنی رقم کی میں زکوٰۃ ہر سال ادا کروں کیونکہ ہر سال قیمت بڑھتی رہتی ہے اور قیمت کا صحیح تعین کرنا کافی مشکل ہو گا. اور پھر گزرے ہوئے سالوں کا تو اور بھی مشکل ہو گا؟ آپ مجھے رہنمائی فرمائیں تاکہ قیامت کو میرے ذمہ زکوٰۃ کی رقم واجب الادا نہ رہے.

ج:۔ جو پلاٹ مکان یا کارخانہ بنانے کی نیت سے خریدا گیا ہو. اس پر زکوٰۃ نہیں۔

(احقر ۔ بہاولپور)

س:۔ نماز مغرب کی باجماعت میں ہمارے پیش امام صاحب پہلی رکعت میں پورے تبارک الذی کی دونوں سورت پڑھ لیتا ہے. یا آخری سپارے کی پہلی سورت کے دونوں رکوع پڑھتا ہے. اور دوسری رکعت میں بھی کوئی بڑی سورت پڑھ لیتا ہے. ویسے ہم نے سنا ہے کہ مغرب کی نماز میں چھوٹی سورت تلاوت کرے

ج:۔ مغرب کی نماز میں چھوٹی سورتیں پڑھی جاتی ہیں تاہم اگر مقتدیوں کو بار نہ ہو تو بڑی سورت بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن اگر مقتدیوں کو بار محسوس ہو تو لمبی سورت نہیں پڑھنی چاہیے۔

س:۔ امام صاحب رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے بجائے پوری طرح کھڑا ہونے کے سجدے کے قریب ان الفاظ کو ختم کرتا ہے یعنی امام صاحب تو خود ربنا لک الحمد نہیں کہہ سکتا کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے یعنی اتنا جلدی کرتا ہے. ویسے سنا ہے کہ آدمی نماز میں رکوع کے بعد سیدھا قیام کریں. اور ربنا لک الحمد کہنے کے بعد سجدے میں جائے. کیا امام صاحب ربنا لک الحمد نہ کہے.

ج:۔ رکوع کے بعد قومہ میں بالکل سیدھا کھڑا ہونا اور ذرا سا ٹھہرنا واجب ہے. ورنہ نماز نہیں ہوتی

س:۔ خطبہ جمعۃ المبارک کا جب دوسری اذان ختم ہوتی ہے. تو خطبہ شروع ہونے سے پہلے امام صاحب اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر خطبہ شروع کرتا ہے یعنی خطبہ شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھتا ہے ویسے قرآن پاک تلاوت کرتے وقت پڑھ لیتے ہیں خطبہ قرآن مجید تو نہیں. وضاحت کریں؟۔

ج:۔ سنت یہ ہے کہ خطبہ شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھی جائے بلند آواز سے نہیں۔

محمد امین بلوچ ...... بلوچستان

س ہمارے گاؤں کے چند آدمی مرزائیوں کے اسٹوروں میں کام کرتے ہیں. راولپنڈی شہر میں اور ان کے گھر کا کھانا ساتھ کھانے کے بیٹھ کر کھاتے ہیں علماء طبقہ کے لوگوں نے انہیں سمجھایا ہے لیکن جواب دیتے ہیں کہ ملازمت کرنی کوئی گناہ نہیں. حالانکہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں. خاندان کی بہو، بیٹیاں وہاں ان کے پاس جا کر قیام بھی کرتی ہیں وہ ہمارے گاؤں بھی آتے جاتے ہیں. آپ شریعت محمدی کے مطابق مسئلہ وضاحت فرمائیں.

ج:۔ قادیانیوں کے ساتھ میل جول اور تعلقات جائز نہیں. ان مسلمانوں میں ایمان کی کمزوری ہے. ان کو سمجھانا چاہیے. واللہ اعلم

احافظ محمد امیر ...... ملک

س : باپ نے اپنے ایک سولہ سالہ بیٹے زید کی شادی کسی ہم عمر لڑکی سے کرادی اب زید کی بیوی کو اس بات پر سخت اعتراض ہے کہ زید کی داڑھی نکلی ہوئی نظر آتی ہے وہ اسے منڈوا دیں ورنہ طلاق دے کر رخصت کریں اب اس صورت میں زید کیا کرے آیا وہ :

(i) داڑھی چھوڑ دیں یعنی رکھ کر بیوی کو طلاق دیدیں؟

(ii) داڑھی منڈوا کر بیوی کو طلاق نہ دے کر پاس رکھیں

(iii) بیوی کو زبردستی سے اپنے قابو میں رکھ کر داڑھی نہ منڈھوائیں؟

ج : اس کو پہلی صورت اختیار کرنی چاہئے۔ اور بیوی کو سمجھانا چاہئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اس کو بھی جنت عطا فرمائیں گے۔ اور اگر بیوی نے داڑھی کی تحقیر کرکے کوئی کلمہ کفر کہا ہو تو اس کو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے اور نکاح بھی دوبارہ کرانا چاہئے

واللہ اعلم (عبدالحمید)

چند ضروری مسائل

ایک طالب .... کراچی

س : عورت کے لئے کسی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ میں نے ایک حدیث کا مفہوم سنا ہے کہ جو جماعت کی زندگی کے بغیر مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اگر جماعت کی زندگی ضروری ہے تو میں کونسی جماعت میں شمولیت حاصل کروں؟

ج : یہ حدیث جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے، صحیح مسلم کتاب الامارۃ "باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن" کی حدیث ہے۔

جس نے خلیفہ کی جماعت سے ہاتھ کھینچ لیا وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ اور جو ایسی حالت میں مرا کہ اس کی گردن میں خلیفہ کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اس حدیث میں خلیفۃ المسلمین سے بیعت کا ذکر ہے کسی اور جماعت میں خصوصیت کا ذکر نہیں، قادیانی یہی حدیث پیش کرکے لوگوں کو مرتد کرتے ہیں، اسی حدیث کو پیش کرکے لوگوں سے اپنی بیعت لینے پر اصرار کرتے ہیں۔ "جماعت المسلمین" والے اس حدیث کو اپنی جماعت پر فٹ کرتے ہیں۔

آج کی جماعتوں میں سے کسی جماعت میں شمولیت خصوصاً عورتوں کے لئے ضروری نہیں۔ اہل سنت والجماعت کے طریقہ کو لازم پکڑے اور دینی امور میں مشورہ کے لئے کسی معتمد اور مستند بزرگ سے اصلاحی تعلق رکھے، ہاں نیک کام میں کسی کی مدد جتنی ہو سکے کرتا رہے۔

س : میرا ایک خالہ زاد منہ بولا بھائی ہے وہ بہت نیک ہے۔ مجھے دینی فکر اس سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر میں اس سے پردہ نہ کروں تو کیا یہ میرے لئے جائز ہے؟

ج : نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے خواہ وہ جنید بغدادی یا فرض کرو صحابی ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ان منہ بولے بھائی سے پردہ کریں۔ شریعت میں منہ بولے بیٹے، بھائی اور باپ کی کوئی حیثیت نہیں ——— اگر آپ کو تبلیغی دعوت سے نفع ہوا ہے تو آپ اپنے کسی محرم بھائی یا باپ کے ساتھ یا کم از کم والدہ وغیرہ کے ساتھ کسی مسجد، خواتین کے اجتماع میں چلی جایا کریں۔

س : میڈیکل کی طالبات مرد مریضوں کو دیکھنے، نبض کے لئے ہاتھ پکڑنے کے لئے شریعت کیا کہتی ہے؟

ج : آج کل ہمارے میڈیکل اداروں میں مرد و زن کا امتیاز اٹھا دیا گیا ہے اور یہ بے دین قوموں کی نقالی کا نتیجہ ہے۔ بہرحال مرد کا علاج عورت سے اور عورت کا مرد سے بربنائے ضرورت جائز ہے اور بقدر ضرورت چھونے کی بھی اجازت ہے، لیکن جہاں تک ممکن ہو احتیاط کی جائے اور استغفار بھی۔

س : اگر میں کسی سے بیعت ہونا چاہوں تو اس کے کیا شرائط ہیں اور مجھے کن شرائط پر عمل کرنا ہوگا۔ بزرگوں کا سایہ بہت ہی بڑی نعمت ہے، اس لئے میں چاہتی ہوں کہ میں کسی سے بیعت ہو جاؤں؟

ج : بیعت ہونے کے لئے بس ایک ہی شرط ہے کہ جن سے بیعت ہوں وہ واقعۃً بزرگ ہوں۔ محض دنیادار اور دکاندار نہ ہو۔ اپنی اصلاح کے لئے ان سے مشورہ کرتے رہیں، حضرت تھانویؒ کا رسالہ "تسہیل قصد السبیل" دیکھ لیجئے۔ اس میں پوری تفصیل ہے۔

س : جناب نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اگر اتنی زور سے لگایا جائے کہ اپنے علاوہ قریب کی لڑکیاں بھی سن لیں تو وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ یہ فرمائیے کہ اگر ہم نماز شروع کرنے سے پہلے وضو کی حالت میں قہقہہ لگاتے ہیں تو کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج : اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

باقی صفحہ پر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے معمولات مبارکہ پر سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب
عمل الیوم واللیلۃ
امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۳۰۳ھ
نبوی لیل و نہار
اردو ترجمہ: مولانا محمد اشرف فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
جس میں پوری انسانیت کیلئے شب و روز میں پیش آنے والی تمام مشکلات، ہر قسم کے مصائب و آلام، حوائج و حاجات، ضروریات، مغفرت و بلندی درجات کیلئے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں، تجویز کردہ اوراد و وظائف اور آپکے پسندیدہ اشغال و اعمال کا مستند ذخیرہ پاکستان میں پہلی بار سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ منظر عام پر آگیا ہے۔ معیاری کتابت، کاغذ، طباعت عمدہ۔
ناشر: مکتبہ حسینیہ، قذافی روڈ، گرجاکھ، گوجرانوالہ۔
قیمت: ۱۳۰ روپے

جنگ لندن میں شائع ہونے والے قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے انٹرویو کا جواب

س: مرزا طاہر کے انٹرویو کے سلسلے میں آپ کچھ عرض کرنا چاہیں گے؟

جواب: (الف) مرزا طاہر نے اپنے انٹرویو میں مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح غلط بیانی سے کام لیا ہے اور انہوں نے قرآن و حدیث سے جو استدلال کیا ہے اس کے ذریعے قارئین جنگ کو زبردست مغالطہ دینے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

(ب) مرزا طاہر نے اپنے اصل عقائد کو اگرچہ اس انٹرویو میں چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے مگر اس کے باوجود اس سے یہ بات سامنے آگئی ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو کس حیثیت میں نبی تسلیم کرتے ہیں۔

(ج) مرزا طاہر کی طرف سے کہا گیا ہے کہ ہم مرزا غلام احمد کو صرف مہدی، مسیح موعود اور امتی نبی تسلیم کرتے ہیں اگر بات صرف اتنی ہی ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ لاہوریوں کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے موجودہ امیر کے ہاتھ پر بیعت کر لیں کیونکہ ان کا موقف بھی یہی ہے جبکہ ہمارے نزدیک دونوں گروہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(د) جب کبھی ان کے خلاف کوئی تحریک اٹھتی ہے اور ان پر کوئی دباؤ پڑتا ہے تو وہ اپنے سابقہ موقف سے ہٹ جاتے ہیں اور پھر جب دباؤ ختم ہو جاتا ہے تو وہ اپنے اصلی موقف پر آجاتے ہیں۔ ہمیں اس انٹرویو میں بھی یہی کچھ نظر آیا ہے۔ مرزا طاہر کے والد مرزا بشیر الدین نے بھی ۱۹۵۳ء میں منیر انکوائری کی عدالت میں یہ ظاہر کیا تھا کہ مرزا غلام احمد کے نہ ماننے والے کافر نہیں چنانچہ جب تحقیقات کی بلا ٹل گئی تو سابقہ تحریریں جن میں مسلمانوں کو کافر کہا گیا وہ دوبارہ شائع ہونا شروع ہوگئیں یہ صرف ایک وقتی چال تھی جس کا اصل عقیدے سے کوئی تعلق نہیں۔

(ہ) مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کی ہیں اور ان کا تمسخر اڑایا ہے۔ انہی کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے مرزا طاہر نے بھی اپنے انٹرویو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں تمسخرانہ انداز میں کہا کہ "اچانک ایک دن آسمان سے ٹرنگ ڈنگ کرتا ہوا لٹکتا ہوا مسیح اترے گا" (نعوذ باللہ) یہ الفاظ سخت ترین توہین پر مبنی ہیں۔

(و) اس انٹرویو میں مرزا طاہر نے الزام اس بات کا تو اعتراف کر لیا ہے کہ ان کا مرکز اسرائیل میں قائم ہے۔

س: قادیانیوں سے ساتھ کب سے بنیادی جھگڑا کیا ہے کیا یہ جھگڑا ختم ہوتا نظر آتا ہے؟

جواب: قادیانیوں سے ساتھ ہمارا بنیادی جھگڑا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کھلے اور صاف لفظوں میں نبوت و رسالت اور اپنے اوپر نزول وحی کا دعویٰ کیا ہے جو امت کے نزدیک سراسر کفر اور زندقہ ہے مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کے پیشواؤں کی کتابوں سے متعدد حوالہ جات اس سلسلے میں دیئے جا سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنے دعووں کی بنیاد ظلی نبوت پر رکھی ہے کہ اسلام پھر وہ مہدی، مسیح اور نبی بنے۔ ان کے روز افزوں دعاوی کے دور میں ایک مرحلہ ایسا بھی آیا جب انہوں نے غیر تشریعی نبوت سے ایک قدم آگے بڑھا کر واضح الفاظ میں اپنی وحی اور نبوت کو تشریعی قرار دیا اس کی تفصیل مرزا قادیانی کی کتاب "اربعین" میں موجود ہے۔

قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰ کا دوبارہ آنا مقدر تھا پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمد کی شکل میں آئے۔ دوسری بار قادیان میں مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں آئے اور یہ کہ ہر مومن کے لئے جس طرح دوسرے احکام اسلام پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت ہیں۔ اس کے بعد مرزا قادیانی کا وجود (نعوذ باللہ) بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود قرار پایا اور گویا یہ کہا گیا کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد رسول اللہ کو اتارا پھر یہاں تک کہا گیا کہ محمد رسول اللہ کا قادیانی ظہور جو مرزا غلام احمد قادیانی کے روپ میں ہوا پہلے ظہور سے اتم، اکمل اور اشد ہے اور محمد رسول اللہ کا دور گویا پہلی رات کا چاند اور مرزا کا دور چودھویں رات کا چاند ہے۔

مرزا کے ان دعووں کی بنیاد پر جو ان کی کتابوں میں درج ہیں مرزا قادیانی کے ایک مخلص مرید قاضی نے بڑے شد و مد سے کہا

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

یہ نظم بار بار مختلف قادیانی اخبارات میں شائع کی گئی ان دعووں سے کہیں زیادہ اشتعال انگیز باتیں موجود ہیں جس کے لئے اخبارات کے صفحات ناکافی ہیں تفصیلات کے لئے قادیانی لٹریچر ملاحظہ کیا جا سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں قادیانیوں کے پہلے سربراہ حکیم نورالدین بھیروی کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی باشریعت نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دے تو بھی ان کا انکار نہیں اور یہاں تک کہہ دیا کہ آیت خاتم النبیین کے معنی اور معنی ہو گئے

مرزا محمود کا عقیدہ یہ ہے کہ ایک نبی کیا ہزاروں نبی آ سکتے ہیں اور یہاں کہا ہے کہ اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار رکھ دی جائے اور کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے اور کذاب ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے ایک مستقل مذہب کی بنیاد ڈالی۔ پھر ان سے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیا گیا۔ حکیم نورالدین بھیروی اور مرزا بشیرالدین محمود احمد کی تحریریں اس سلسلے میں بے شمار ہیں اور مرزا بشیر احمد ایم اے نے تو مستقل اس سلسلے میں ایک کتابچہ تحریر کیا ہے جس میں واضح الفاظ میں کہا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کو نہیں مانتے وہ نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو قومی اسمبلی نے دلائل اور علم کی بنیاد پر کافر قرار دیا تو اس فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا ناصر نے کہا تھا کہ ہمارا اسلام وہ اسلام نہیں جو مال روڈ کی دکان سے خریدا ہوا ہو۔ ہمارا اسلام تو وہ اسلام ہے کہ خود خدا نے ہمیں اپنے منہ سے کہہ دیا ہے کہ تم مسلمان ہو۔ یعنی قادیانیوں کے نزدیک ان کا اسلام حقیقی اسلام ہے اور ہمارا اسلام گویا نقلی ہے مسلمانوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم حق پر ہیں۔ قادیانیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ایک دن ہم غلبہ پا کر رہیں گے۔ مہربانی فرما کر بتائیے اس صورت میں قادیانیوں کے ساتھ امت مسلمہ کا جھگڑا کیسے ختم ہو سکتا ہے؟

قادیانیوں کے عزائم میں یہ شامل ہے کہ وہ دنیا کے کسی ایک خطے پر اپنی حکومت کے قیام کے خواہاں ہیں چنانچہ مرزا محمود اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ:

"ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں"۔ ایک اور تقریر میں ہے کہ: "اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے"۔

مرزا محمود کبھی تو "ہٹلر یا مسولینی" کی طرح حکومت کے اختیار چاہتے ہیں اور کبھی "دنیا کا جارج ہشتم" کی خواہش رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے خطبے میں قادیانی جماعت کو ہدایت کی تھی کہ سو سال کی جوبلی کے موقع پر سارے پاکستان کو قادیانی بنانا ہے اور یہ عزم کیا کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ ساری دنیا کے لوگ قادیانی ہی قادیانی ہو جائیں گے۔ اسی سلسلے میں جسٹس منیر نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۰ء کے آغاز تک ان کی بعض تحریروں سے منکشف ہوتا ہے کہ انہیں پہلے انگریزوں کے جانشین بننے کی توقع تھی لیکن جب پاکستان کا دھندلا سا خواب مستقبل کی ایک حقیقت کا روپ اختیار کرنے لگا تو ان کو یہ امر کسی قدر دشوار معلوم ہوا کہ ایک نئی مملکت کے تصور کو مستقل طور پر گوارا کر لیں۔

آج کل قادیانیوں کے موجودہ سربراہ اپنے والد مرزا بشیرالدین محمود احمد کے عزائم کی تکمیل میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۸۴ء میں صاف اور واضح اعلان کیا کہ "اس آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنحضرتؐ کے کامل غلام حضرت مسیح موعود کے بعثت کے نتیجے میں ہم احمدیوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں احمدیوں کے لئے خوشحالی قوت و طاقت اور اختیار و اقتدار کے دور کا آنا مقدر رہے"۔ ان حوالہ جات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیانی ٹولے کے عزائم کیا ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ جھگڑا ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ اور یہ محاذ آرائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ حق و باطل کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

الحمدللہ ہم حق پر ہیں۔

س: مسیح علیہ السلام کے بارے میں اسلامی نظریہ کیا ہے؟ کیا حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰؑ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔

جواب: مرزا طاہر نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ دونوں فریق اس بات میں متفق ہیں کہ مسیح علیہ السلام آئیں گے۔ اور مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری ہو گی اختلاف تعین شخصیت میں ہے۔ اور پھر انہوں نے علماء کو مشورہ دیا ہے کہ جہاں اتفاق ہے وہاں اکٹھے ہو جائیں چشم ماروشن دل ماشاد بہت اچھا پہلے ہم وہاں اکٹھے ہوتے ہیں جہاں ہمارا اور آپ کا اتفاق تھا۔

تیرہویں صدی کے اختتام تک پوری امت کا ایک ہی نظریہ تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو جسمانی طور پر اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا ہے اور وہ قیامت کے قریب دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گے۔

قرآن مجید احادیث مبارکہ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین ائمہ محدثین وائمہ مجتہدین اور تیرہ صدیوں کے تمام مجددین کا اس پر مکمل اجماع ہے۔ قادیانی کتاب عسل مصفیٰ میں تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست ہے۔ ہم تیرہ صدیوں کے مجددین کے حوالے سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پہ زندہ

اٹھا لیا گیا. اور قرب قیامت میں وہ دوبارہ نازل ہوں گے.

خود مرزا قادیانی کا تئیں باون سال تک یہی حیات مسیح کا عقیدہ رہا اور جس وقت انہوں نے یہ عقیدہ اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھا اس وقت وہ ملہم تھے. اور ملہم کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر خدا کے بلائے نہیں بولتے." جب یہ حیات مسیحؑ کا عقیدہ خدا کی طرف سے تھا تو پھر وفات مسیح کا عقیدہ کیوں گھڑا گیا.

یہ ہے وہ حیات مسیح علیہ السلام کا اسلامی اجمالی نظریہ جو ہم نے اوپر ذکر کیا. یاد رہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول قیامت کی ان علامات کبریٰ میں سے ہے جس پر ایمان لانا فرض ہے. اور انکار کفر ہے.

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک اور بڑی نشانی حضرت مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری ہے حضرت مہدی مدینہ میں پیدا ہوں گے. حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ایک خلیفہ کی وفات پر اس کی جانشین کے مسئلے پر اختلاف ہوگا حضرت مہدی اس خیال سے کہ یہ بار کہیں ان کے کندھے پر نہ ڈال دیا جائے مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ آجائیں گے. وہاں ان کی شناخت کر لی جائے گی. ان کے انکار اور گریز کے باوجود مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوگی. نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے. نہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان لائیں گے. احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ وہ حاکم عادل ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے ایک مرتبہ نماز پڑھیں گے. علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ وہ احادیث جو مہدی کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں مشکوٰۃ میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ:

کیونکر وہ امت ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں درمیان میں حضرت مہدی ہیں اور آخر میں حضرت مسیح علیہ السلام.

مندرجہ بالا امور سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ وہی خود عیسیٰؑ اور وہی خود مہدی ہیں، باطل ہو جاتا ہے. اس سلسلے میں ہمارے پاس بے شمار دلائل ہیں جن سب کا احاطہ یہاں ناممکن ہے.

س ع :۔ آپ کے لٹریچر میں قادیانی کتب سے جو حوالے دیئے گئے ہیں. وہ ادھورے ہیں اور بعض حوالے بقول قادیانی کے غلط ہیں کیا یہ ٹھیک ہے؟

جواب:۔ یہ الزام سراسر غلط ہے حوالہ جات لکھتے وقت ہم احتیاط کا پہلو سامنے رکھتے ہیں اس قسم کا الزام لگا کر قادیانی ہماری بات کو ہلکا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کی مثال مرزا طاہر کے انٹرویو میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں. ان کے ایک سوال پوچھا گیا کہ خدا نے مرزا قادیانی کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک مرد عورت کے ساتھ کرتا ہے. سوال بڑا عجیب تھا. مرزا طاہر کو اس کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی. اور وہ اس سوال سے بوکھلا گئے. اور صرف اتنا کہہ کر ٹالنے کی کوشش کی کہ کسی اللہ یار نام کا کوئی آدمی ہے جماعت کا مخالف تھا. قادیانی نہیں تھا مرزا طاہر شاید بھول گئے ہم تصحیح کئے دیتے ہیں: "اللہ یار" نہیں "یار محمد" تھا اس نے اپنے ایک ٹریکٹ نمبر ۳۴ اسلامی قربانی ص ۱۲ پر لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی یہ حالت ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا"

یار محمد مرزا قادیانی کا ایک مخلص اور معتمد مرید تھا مرزا قادیانی سودا سلف ان کے ذریعہ لاہور سے منگوایا کرتا تھا اور حکیم محمد حسین کے نام دستی خطوط انہیں سے بھجوایا کرتا تھا. جس کا ذکر حکیم محمد حسین مالک دواخانہ رفیق صحت لاہور اپنے کتابچہ "خطوط امام بنام غلام" میں متعدد جگہ کیا ہے. ہم ایک اہم ترین خط یہاں نقل کئے دیتے ہیں "مجی اخویم حکیم محمد حسین سلمہٗ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن اصلی چاہئے. اس کا لحاظ رہے. باقی خیریت ہے. والسلام مرزا غلام احمد" (ص نمبر ۵)

اب آپ ہی بتایئے کہ ہمارے حوالہ جات ادھورے ہیں یا مرزا طاہر نے آپ کو جواب ادھورا دیا ہے.

س ع :۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ مرزا غلام احمد نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا. کیا اس سلسلے میں آپ روشنی ڈالیں گے؟

جواب:۔ قادیانی مذہب کی عمارت مرزا قادیانی کے خواب کشف اور الہامات پر کھڑی ہے. جب مرزا قادیانی اپنے حق میں کسی مسئلہ کو ثابت کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے خواب کشف اور الہامات کا سہارا لیتے ہوئے اپنے دعاوی کو ثابت کرتا تھا. اور جب کوئی اعتراض ہوتا تو فوراً اس کی تاویلات

شروع کرتے ہوئے یہ کہہ دیا جاتا کہ یہ تو ایک خواب ہے اور خواب تعبیر طلب ہوتا ہے چنانچہ مرزائی قادیانی کا خدائی دعویٰ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب، کتاب البریہ میں لکھا کہ "میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں" اس دعویٰ کے بارے میں جب مرزا طاہر سے سوال کیا گیا تو اس نے یہ تاویل کی کہ یہ خواب ہے اور خواب تعبیر طلب ہوتے ہیں حالانکہ مرزا قادیانی نے یہاں لفظ کشف کا استعمال کیا ہے اور کشف کے بارے میں وہ اپنی کتاب تریاق القلوب کے ص ۳۲ پر لکھتے ہیں کہ کشف اور بیداری میں کوئی فرق نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا نے یقیناً خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور اس پر ان کو یقین بھی ہے۔

مرزا طاہر سے اسی طرح کا ایک اور سوال ہوا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ قرآن شریف میں تین شہروں مکہ، مدینہ اور قادیان کا ذکر ہے جبکہ قرآن شریف میں قادیان کا کوئی ذکر نہیں، تو مرزا طاہر نے خواب کہہ کر انٹرویو لینے والے کو ٹال دیا۔ حالانکہ مرزا قادیانی کی کتاب تذکرہ ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ یہ کشف تھا اور کشف کی حقیقت ہم اوپر بتا چکے ہیں۔

س: قادیانیوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ پاکستان کے لئے قادیانی فوجی افسروں نے پاک بھارت جنگ ۶۵ء کے دوران بڑی قربانیاں دیں اور یہ کہ پاکستان کے استحکام سے قادیانی بھی کوشاں ہیں اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: قادیانیوں کو پاکستان کے استحکام میں کوئی دلچسپی نہیں بلکہ وہ پاکستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے خواہاں ہیں۔ اس سلسلے میں تفصیلات میں جانے کی بجائے ہم منیر انکوائری رپورٹ سے حوالہ دینے پر اکتفا کریں گے جس میں لکھا گیا ہے کہ "وہ (قادیانی) تقسیم کے مخالف تھے کہتے تھے کہ اگر ملک تقسیم بھی ہو گیا تو اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوششیں کریں گے۔ اس کی وجہ واضح طور پر یہ تھی کہ احمدیت کے مرکز قادیان کا مستقبل بالکل غیر یقینی نظر آ رہا تھا جس کے متعلق مرزا صاحب بہت سی پیشین گوئیاں کر چکے تھے۔"

تحریک "ختم نبوت" میں شورش کاشمیری مرحوم نواب کالا باغ مرحوم کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

مرزائی پاکستان میں حصول اقتدار سے مایوس ہو کر قادیان پہنچنے کے لئے مضطرب ہیں وہ بھارت سے مل کر یا بھارت سے لڑ کر ہر صورت میں قادیان چاہتے ہیں۔ اور اس غرض سے پاکستان کو بازی پر لگانے سے نہیں چوکتے جہاں تک قادیانی فوجی افسروں کا پاک بھارت جنگ کے دوران قربانیاں دینے کا تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی اپنے مرکز کو حاصل کرنے کے لئے بے چین تھے۔ شورش کاشمیری مرحوم نے اپنی اسی کتاب میں تجزیہ کیا ہے کہ ۶۵ء کی جنگ جنرل اختر ملک اور بریگیڈیئر عبدالعلی کے ایما پر لڑی گئی۔ اور اس جنگ کو شروع کرنے کے لئے صدر ایوب پر دباؤ ڈالا گیا۔ اور یہ یقین دلایا گیا کہ یہ کشمیر پر چڑھائی کا بہترین وقت ہے۔

اس سلسلے میں مزید ایک حوالہ دینا چاہتے ہیں۔ جس سے قادیانی عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ ۶۵ء کی جنگ سے قبل جنگ راولپنڈی نے ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء کی خبر کے مطابق لندن میں منعقد ہونے والی قادیانیوں کی پہلی یورپی کنونشن جس کا افتتاح چوہدری ظفر اللہ خان نے کیا تھا جس میں شریک قادیانی مندوبین نے اس بات پر زور دیا کہ اگر "احمدی جماعت برسر اقتدار آ جائے، تو امیروں پر ٹیکس لگائے جائیں وغیرہ۔"

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانی فوجی افسروں نے کوئی جان کی قربانی دی تھی مگر ایک منصوبے کے تحت قادیانی فوجی افسروں کو قومی ہیرو بنا کر پیش کیا گیا۔

س: مباہلے کے سلسلے میں قادیانیوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ آپ حضرات مباہلہ نہیں کرنا چاہتے۔ اور بہانہ بناتے ہیں آخر کیوں؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کو مباہلے کا جو چیلنج دیا تھا مرزا قادیانی اس کے نتیجے میں عبرتناک موت سے ہلاک ہوا۔ ۱۹۰۸ء میں حق و باطل کا فیصلہ ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے مرزا طاہر کے حالیہ مباہلے کے چیلنج کو اتمام حجت کے طور پر قبول کیا ہے۔ ہمارے بیانات اور اشتہارات اس سلسلے میں لندن کے اخبارات میں متعدد مرتبہ شائع ہو چکے ہیں۔ ہم نے مرزا طاہر سے بار بار مطالبہ کیا ہے کہ وہ وقت اور جگہ کا تعین کر کے میدان میں نکلیں۔ مگر انہیں میدان مباہلہ میں اترنے کی جرأت نہیں۔ اور وہ مباہلے سے بچنے کے لئے مختلف تاویلات کر رہے ہیں کبھی یہ کہا جا رہا ہے کہ علماء کرام مختلف مقامات پر مجھے آنے کی دعوت دے رہے ہیں میں کس طرح سب جگہ پہنچ سکتا ہوں۔ اور کبھی یہ بہانہ بنایا جاتا ہے کہ مباہلے کے لئے میدان میں ایک جگہ جمع ہونا ضروری نہیں حالانکہ حضور ﷺ وفد نجران کے مقابلے میں اپنے خاندان سمیت نکلے تھے۔ اس کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی کتاب انجام آتھم ص ۶۹ میں یہی بات لکھی ہے کہ "جن کو میں نے مباہلہ کے لئے بلایا ہے اور میں پھر

باقی ص ۲۹ پر

قادیانیوں کا طریقہ واردات

تحریر:۔۔۔۔۔۔ مولانا منظور احمد الحسینی

آج کل باطل گروہ مسلمانوں کو اسلام سے ہٹانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اس کے لئے وہ ترغیب و تحریص کے مختلف حربے استعمال کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کی روشن شمع بجھادیں ان باطل گروہوں میں سے مرزائی ٹولہ پیش پیش ہے۔

قادیانی ٹولے کا طریقۂ واردات نہایت خطرناک ہے۔ وہ سب سے پہلے عوام میں علماء کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں علماء سے متنفر کرنے سے مقصود لوگوں کو دین میں کمزور کرنا ہوتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ علماء کرام تو غلط کام نہیں کرتے مگر غلط لوگ علماء کے بھیس بنالیتے ہیں۔ جس طرح نمازی چوری نہیں کرتے بلکہ چور نمازیوں کا روپ دھار لیتے ہیں۔ عوام الناس قادیانیوں کے ہاتھ شکار ہو جاتے ہیں۔

ان کی گفتگو کی ابتدا تقریباً یہاں سے ہوتی ہے کہ مولوی لوگ تو اچھے نہیں ہوتے۔ یہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور لوگوں کو آپس میں لڑاتے ہیں لہذا عوام کو ان کے پاس جانے کا کچھ فائدہ نہیں۔ علماء سے دور رہنا چاہیے اور ان کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیے حالانکہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اصل حقیقت کو سامنے رکھا جائے تو ہمیں نظر آنے لگا کہ علماء لوگوں میں اتحاد کا درس دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی طرف بلاتے ہیں۔ بہت ہی کم ایسے علماء ہوں گے (جو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں) جو فرقہ واریت کو ہوا دیے رہتے ہوں۔

قادیانیوں کو معلوم ہے کہ دل کی کیاری میں.. ایمان کے پودے کو جو پانی ملتا ہے اس کا راستہ (نالی) علماء کرام ہیں۔ اگر وہ راستہ ہی بند کر دیا جائے تو ظاہر ہے کہ ایمان کا پودا مرجھا کر خشک ہو جائے گا یہی قادیانی چاہتے ہیں۔ جب قادیانی اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ علماء کی گرفت ان پر ڈھیلی ہو گئی ہے تو پھر اس طرح سے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں کہ ہم میں اور مسلمانوں میں بڑا اختلاف نہیں ہے۔ صرف اتنا سا اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں مہدی آگیا ہے مولوی کہتے ہیں ابھی نہیں آیا۔ اب اگر سادہ لوح بے خبر مسلمان پھنس جاتا ہے تو اس کے ساتھ فوراً دوسرا حربہ بھی آزمایا جاتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے اگر آپ کسی مصیبت میں پھنس گئے ہیں یا مشکل پیش آگئی ہے تو مرزا طاہر صاحب کو دعا کا خط لکھ دو۔ سب رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔ اس موقعہ پر چند ایک مثالیں بھی دے دی جاتی ہیں۔ اب اگر یہ مسلمان عقل سے کام لے تو بچ جاتا ہے۔ ورنہ اگلے داؤ پیچ میں پھنس جاتا ہے اگلا پیچ "بیعت فارم" کا پُر کرنا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ آپ یہ فارم پُر کر کے مرزا طاہر صاحب کو بھیج دیں۔

جب وہ بیعت ہو جاتا ہے تو تیسرا حربہ آزمایا جاتا ہے اس کو کہا جاتا ہے کہ نبی اس کو کہتے ہیں جس کے پاس خبریں آتی ہیں۔ حضرت مریم کے پاس بھی تو خبریں آیا کرتی تھیں۔ چلو مرزا قادیانی کے پاس آگئیں تو کیا حرج ہے۔ اس کو امتی خادم کے طور پر نبی مان لو۔ جب تیسری منزل طے کرالی جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ آخری منزل کی طرف لایا جاتا ہے۔ کہ مرزا محمد اور عین محمد نعوذ باللہ ہے چوتھے دور کے بعد اس کا پھر اسلام کی طرف واپس آنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس طرح وہ مرزائیت کی دلدل میں دن بدن دھنستا چلا جاتا ہے۔

مسلمانوں کے ذہن میں رہے کہ اسلام کی زندگی علم میں ہے اور علم ہی ایمان کا ستون ہے حضرات علماء کرام انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں ان سے آسمان والے محبت کرتے ہیں، سمندر کی مچھلیاں دعاء مغفرت کرتی ہیں۔ علماء کرام زمین کے چراغ اور انبیاء علیہم السلام کے خلفاء ہیں۔ لہذا ان سے محبت و.. مودت رکھنا اور ان کی صحبت میں بیٹھنا ضروری ہے جو شخص علماء کرام سے بغض رکھتا ہوگا اس کے دل میں کچھ نہ کچھ کھوٹ ہوگا۔

قادیانیوں کی ان چالوں سے تمام مسلمان ہوشیار رہیں۔ اور اپنی ایمان کی پونجی کو ان ڈاکوؤں سے بچائیں۔ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو ہدایت دے اور اگر وہ ہدایت کے قابل نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو چن چن کر ختم فرمائے (آمین)۔

بقیہ:۔ مسائل

س: کیا کھانے کے دوران میں بولنا جائز نہیں ہے کیونکہ میں نے کئی لوگوں سے سنا ہے کہ کھانے کے دوران میں بولنا جائز نہیں ہے؟

ج: کھانے کے دوران گفتگو جائز ہے، آپ نے جو سنا غلط ہے۔

خیر الفتاویٰ

چند امتیازی خصوصیات:

مکتبۃ الخیر
جامعہ خیر المدارس
ملتان

متنبئ قادیاں کی ذلت و رسوائی

تاج محمد جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر پروگرام کے تحت سوال وجواب ہوئے یہ سوال وجواب کیسٹوں میں بھرے گئے قادیانیوں کی طرف سے وہ کیسٹیں ہزارہا کی تعداد میں اندرون ملک پھیلائی گئیں مختلف قسم کے سوالات تھے ان میں سے مرزا طاہر پر ایک سوال یہ بھی کیا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی کوئی کرامت بتاؤ؟

مرزا طاہر نے جواب دیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی بے شمار کرامات میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ جب مسلمان علماء نے بھی آپ کی بے شمار مخالفت کی ہندوؤں نے بھی سکھوں نے بھی اور عیسائیوں نے بھی اور ایک شور بپا ہوگیا مخالفت میں۔ تو اس وقت کے علماء نے یہ آواز اٹھائی کہ ہم تیری آواز کو دبا دیں گے مولوی محمد حسین بٹالوی نے کہا کہ میں نے تمہیں اٹھایا تھا اور میں ہی تمہیں گراؤں گا۔ اور ایسا ذلیل و رسوا کروں گا کہ دنیا والے عبرت پکڑیں گے۔ اور پنڈت لیکھرام پشاوری نے لکھا کہ باہر کی باتیں کرتا ہے میں خبر دے رہا ہوں کہ قادیان میں تین برس کے اندر اندر ایسا گمنام اور رسوا ہو جائے گا کہ پوچھنے والے بتا نہیں سکیں گے کہ یہ کون شخص تھا۔ اگر کچھ نام رہا تو ذلت اور رسوائی کے ساتھ رہے گا۔ لیکن مرزا صاحب کی عمر بھر نہ ذلت ہوئی نہ رسوائی، یہ بھی مرزا صاحب کی کرامت ہے

مرزا طاہر سیٹھ قادیان مرزا غلام احمد کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا جان کی کرامات بیان کرتے ہوئے کہنے کو تو ان کی تعریف میں اور بھی بہت کچھ کہہ گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالوی اور پنڈت لیکھرام پشاوری کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بالکل سچ ثابت ہوئے، دور جانے کی ضرورت نہیں خود مرزا غلام احمد کی تحریریں ہی بولتی ہیں کہ وہ زندگی بھر ذلیل اور رسوا ہی ہوتے رہے۔

جواب

۱ مرزا غلام احمد کی شادی نومبر ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا۔ اور پیشین گوئی کی کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد بعض بابرکت عورتیں تیرے نکاح میں آئیں گی لیکن اس کے برعکس مرتے دم تک مرزا صاحب کے نکاح میں ایک عورت بھی نہ آئی۔ پیشین گوئی غلط نکلی مرزا صاحب ذلیل وخوار ہوئے۔

۲ مرزا صاحب نے پیشین گوئی کی کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ پیر محمد منظور کے گھر لڑکا پیدا ہوگا جس کے ۹ نام ہوں گے لیکن لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی مرزا صاحب ذلیل اور رسوا ہوئے۔

۳ مرزا صاحب کی بیوی حاملہ تھیں آپ نے ۱۹۰۳ء میں اپنی کتاب "مواہب الرحمٰن" کے صفحہ ۱۳۹ پر لکھا کہ میرے چار لڑکے ہیں۔ اب خدا نے مجھے پانچویں کی بشارت دی ہے لیکن لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔ مرتے دم تک مرزا صاحب کے گھر کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ مرزا کی ذلت اور رسوائی ہوئی۔

۴ مرزا صاحب نے اپنی کتاب "تحفہ ندوہ" کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تیرے لئے بھی اسّی برس کی زندگی کی پیشین گوئی ہوئی ہے لیکن اس کے برعکس مرزا صاحب ۷۰ برس سے پہلے ہی نہنگ اجل کا شکار ہو گئے پیشین گوئی غلط نکلی مرزا صاحب ذلیل اور رسوا ہوئے۔

۵ مرزا صاحب نے پیشین گوئی کی کہ محمد حسین بٹالوی مجھ پر ایمان لے آئے گا لیکن مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرتے دم تک مرزا صاحب کی بیعت نہ کی تادم مرگ مرزا صاحب کی نبوت کے بخیے ادھیڑتا رہا مرزا صاحب ذلیل اور رسوا ہوئے۔

۶ مرزا صاحب اپنی کتاب "چشمہ معرفت" کے صفحہ ۳۲۲ پر لکھتے ہیں کہ "کئی دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے۔ اب آخری دشمن ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خاں ہے وہ ڈاکٹر ہے ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں (یعنی مرزا غلام احمد) ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک مر جاؤں گا اور یہ اس کی (یعنی ڈاکٹر صاحب کی) سچائی کا ایک نشان ہوگا یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس کی زندگی میں ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک مر جاؤں گا مگر خدا تعالیٰ نے اس کی پیشین گوئی کے مقابل مجھے خبر دی ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

لیکن نتیجے ہوا کیا؟ مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ڈاکٹر صاحب کی پیشین گوئی کے عین مطابق ۴ اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے مر گئے۔ اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے مرنے کے گیارہ برس بعد تک زندہ رہا۔ ۱۹۱۹ء میں فوت ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کی پیشین گوئی سچی نکلی اور مرزا صاحب کی جھوٹی۔ قادیانیوں کے لئے مرزا صاحب کی کتاب "چشمہ معرفت" کا صفحہ ۳۲۲ مرزا صاحب کی ذلت اور رسوائی کا قیامت خیز زلزلہ بنا ہوا ہے۔

۷ "تذکرہ" طبع اول صفحہ ۳۸ پر مرزا صاحب کا ایک الہام درج ہے "بکر و ثیب" مرزا صاحب اس الہام کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ میرے خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ دو عورتیں تیرے نکاح میں لاؤں گا ایک کنواری ہوگی دوسری بیوہ۔ مرزا صاحب اپنی کتاب "تریاق القلوب" کے صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں "کنواری لڑکی سے تو چار لڑکے موجود

ہیں۔ اور بیوہ کے الہام کا انتظار ہے۔" مرزا صاحب کا زندگی بھر کسی بیوہ سے کوئی نکاح نہیں ہوا۔ مرزا صاحب کی پیش گوئی جھوٹی نکلی جو مرزا صاحب کے لئے ذلت اور رسوائی کا موجب بنی۔

۸ مرزا غلام احمد نے ایک اشتہار ۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو دوسرا اشتہار ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء کو تیسرا اشتہار یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو بدیں مضمون شائع کیا کہ میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا اور مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا۔ یہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا دنیا میں سخت قسم کی تباہی آئے گی اور یہ زلزلہ دنیا کو تہہ و بالا کر دے گا۔

جب لوگ مرزا صاحب سے قیامت خیز زلزلہ کی خبریں سنتے سنتے تنگ آ گئے تو مرزا صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ خدارا آپ یہ تو بتا دیں کہ اس زلزلہ کی آخری میعاد کون سی ہے۔ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۱ پر جواب دیا کہ مجھے یہ علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی اگلے صفحہ پر تحریر کیا کہ میں نے آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں اگر میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں پھر اسی کتاب کے ص۹۲ پر لکھا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ زلزلہ میری زندگی میں ہی آئے گا اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بہت کثرت سے لوگ میری جماعت میں ہوں گے اور یہ پیش گوئی میری زندگی میں میرے ہی ملک میں میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔

مرزا صاحب کی زندگی میں قیامت خیز زلزلہ نہ آنا تھا نہ ہی آیا۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط نکلی مرزا صاحب ذلیل و خوار اور رسوا ہوئے۔

۹ مرزا صاحب نے امرتسر شہر میں عیسائیوں کے پادری عبداللہ آتھم سے الوہیت مسیح پر تحریری مباحثہ کیا جو ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے شروع ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء تک رہا۔

۵ جون کو مرزا صاحب نے اپنے آخری پرچہ میں تحریر کیا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ پادری عبداللہ آتھم ۵ جون ۱۸۹۳ء سے لے کر پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا جس کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء بنتی ہے مرزا صاحب اپنی کتاب "جنگ مقدس" کے صفحہ ۱۸۸ پر لکھتے ہیں کہ اگر پادری عبداللہ آتھم ۵ ستمبر تک نہ مرے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

(۱) مجھ کو ذلیل کیا جائے۔

(۲) میرا منہ کالا کیا۔

(۳) میرے گلے میں رسہ ڈال کر پھانسی دی جائے

اس تحریر کے بعد مرزا صاحب نے خدا کی قسم کھائی اور لکھا کہ پادری آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی شام تک ضرور مر جائے گا۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب "حجۃ الاسلام" کے صفحہ پر یہ بھی لکھا کہ اگر میرا یہ نشان سچا نہ نکلا تو میں دین اسلام چھوڑ دوں گا۔

مہینوں پر مہینے گزرتے گئے مگر آتھم کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ آخر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کا سورج غروب ہو گیا۔ ۶ ستمبر کو عیسائیوں نے امرتسر شہر میں عبداللہ آتھم کا زبردست جلوس نکالا۔

مرزا صاحب کی ہر طرف سے ذلت اور رسوائی ہوئی اس مباحثہ کا الٹا اثر ہوا کہ۔

(ا) منشی محمد اسمٰعیل جس نے مباحثہ کرایا تھا عیسائی ہو گیا۔

(ب) محمد یوسف مرزائی جو مباحثہ کا سیکرٹری تھا عیسائی ہو گیا۔

(ج) مرزا صاحب کی بیوی کا خالہ زاد بھائی میر محمد سعید عیسائی ہو گیا۔

اب یہ فیصلہ مرزا طاہر کے شعور و انصاف پر چھوڑا جاتا ہے کہ کیا مولوی محمد حسین بٹالوی اور پنڈت لیکھرام پشاوری یہ کہنے میں حق بجانب نہیں تھے کہ اگر مرزا غلام احمد کا کچھ نام رہا تو ذلت اور رسوائی کے ساتھ رہے گا۔

حکم عدولی

آسیہ راحت ظہور [illegible]

تین ہجری کا واقعہ ہے کہ مکہ کے تین ہزار جنگجو کافر مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے ہر قسم کا جنگی سامان لے کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے حضور نبی اکرم کو پتہ چلا تو آپ سات سو مسلمان جانثاران کو لے کر مقابلہ کے لئے مدینہ سے باہر نکل آئے۔ میدان احد میں پہنچے تو وہاں لشکر کفار کے خیمے نظر آئے۔ حضور کے حکم سے احد کی پہاڑی کو پس پشت رکھ کر مسلمانوں نے بھی اپنے خیمے گاڑ لئے احد میں ایک گھاٹی ایسی تھی کہ دشمن اس طرف سے مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کر سکتا تھا۔ اس لئے لڑائی شروع ہونے سے پہلے حضور نے ۵۰ آدمیوں کا ایک دستہ عبداللہ بن جبیرؓ انصاری کی سرکردگی میں اس گھاٹی پر متعین کر دیا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ حالت جنگ ہو یا امن میرے حکم کے بغیر اس جگہ کو نہ چھوڑا جائے۔ جنگ شروع ہوئی۔ کفار کو اپنی طاقت پر اور مسلمانوں کو خدا پر یقین تھا کفار کو سخت جانی نقصان ہوا۔ ان کے بڑے بڑے سردار اور جرنیل قتل ہو گئے۔ کفار کو شکست کھا کر بھاگ اٹھے۔ بہت سا مال میدان میں چھوڑ گئے۔ مسلمان ان کا تعاقب کرنے لگے۔ جو پچاس تیر انداز گھاٹی پر متعین تھے۔ وہ بھی فتح کی اور خوشی اور جوش میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر ہی اپنی جگہ چھوڑ کر تعاقب میں شریک ہو گئے۔ گھاٹی چھوڑتے ہی خالد بن ولید کی سرکردگی میں کفار مکہ نے اس راستے سے آ کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلمان بے خبری میں شہید ہونے لگے۔ فتح شکست میں بدلنے لگی۔ یہاں تک کہ حضورؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ بچے کچے مسلمانوں نے پہاڑی پر چڑھ کر جان بچائی۔ تاہم وہ حضورؐ کو زندہ دیکھ کر خوش تھے۔

بزمِ ختم نبوت

ڈٹے رہیں

بشیر احمد نظامی بہاولپور

ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں. میں ختم نبوت کا پرستار ہوں. موجودہ دور میں بہت سی باتیں معلومات میں اضافہ کا باعث بنتی رہتی ہیں فیصلہ مرزائیت سے ختم نبوت کو جو تحفظ ملا ہے, وہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا. اور اللہ تعالیٰ ختم نبوت کا محافظ ہے. آپ مرزائیت کے خلاف استقامت سے ڈٹے رہیں. کامیابی ضرور آپ کے قدم چومے گی حق کی فتح ہو گی. اور باطل کی شکست ہو گی.

بہت ہی اچھا

محمد حاکم خان طارق خانقاہ سراجیہ

رسالہ ختم نبوتؐ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی وساطت سے ملا. اس ناچیز نے مطالعہ کیا. بہت ہی اچھا رسالہ ہے. اور قادیانیت کے گندے عزائم کا آپریشن کر رہا ہے خداوند کریم اس رسالہ کو مرزائیوں کے ایمان لانے کا سبب بنا دے (آمین)

اس نے کمر توڑ دی

محمد اصغر کامرس کالج سرگودھا

رسالہ ختم نبوت ایک عرصے سے پڑھ رہا ہوں. اس رسالہ میں وہ تمام خوبیاں شامل ہیں جو کہ کسی بھی اچھے مذہبی رسالہ میں ہونی چاہیئے. ختم نبوت رسالہ نے قادیانی اینڈ کمپنی کی کمر توڑ دی ہے. اور یہ کمپنی جو کہ مذہب کے نام پر بنائی گئی تھی. اس رسالہ کی وجہ سے مسلسل خسارے میں جا رہی ہے اور جائے گی.

منتظر رہتے ہیں

رفعت عنایت کرشن نگر, قصور

میں ختم نبوت بڑے شوق اور خوشی سے پڑھتی ہوں. یہ رسالہ ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے. میں ہی نہیں میرے گھر کے تمام افراد اس کے منتظر رہتے ہیں. میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو خوب ترقی دے. (آمین)

مرزائیوں اور شیزان سے نفرت

شاہد جمال, ایبٹ آباد

عرض ہے کہ میں پہلی بار ختم نبوت کی بزم میں شریک ہو رہا ہوں. کچھ عرصے سے میں اس رسالے کو باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں. جب سے میں نے اس رسالے کا مطالعہ شروع کیا ہے میرے دل میں قادیانی مرتدوں کی نفرت بھر گئی ہے اور شیزان کی چیزوں سے نفرت ہو گئی ہے اور میرے دل میں ہر وقت یہی خیال رہتا ہے. کہ میں ختم نبوت کے لئے کام کروں, چاہے اس کے لئے میری جان ہی کیوں نہ ختم ہو جائے. میری طرف سے اتنا اچھا رسالہ پیش کرنے پر آپ کو مبارکباد ہو.

وہ غلام احمد نہیں غلام احمق تھا!

نعیم اللہ اقبال کلاتھ ہاؤس سرگودھا

ہفت روزہ ختم نبوت کا معیار روز بروز بہتر سے بہتر ہوتا جا رہا ہے خدا تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دیں. اور اسے مزید بہتر بنانے کی توفیق آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دیں آمین. دیگر آپ کی توجہ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں. وہ یہ ہے کہ آپ مرزا غلام احمق قادیانی کو اس کے اصلی نام سے پکاریں اور لکھیں, نہ کہ غلام احمد قادیانی لکھیں کیونکہ اس سے ہمارے پیارے نبی ختم المرسلین وخاتم النبیین کے نام مطہر "احمد" کی توہین ہوتی ہے. امید ہے میری بات کا مطلب آپ سمجھ گئے ہوں گے.

ہمارا عہد

رسالہ ختم نبوت پڑھنے کا موقع ملا. اور اس کی مزید وضاحت مولانا عبدالقادر صاحب حلیم جو کہ ہمارے گورنمنٹ ہائی اسکول غازی کے عربی معلم ہیں نے رسالہ کی افادیت اور موجودہ دور میں اس کی بے انتہا ضرورت پر روشنی ڈالی اور انہوں نے پر زور الفاظ میں ہم کو نصیحت کی کہ ہم رسالہ پابندی کے ساتھ پڑھا کریں. مطالعہ سے معلوم ہوا کہ واقعی موجودہ دور میں اس کی بہت ضرورت ہے. ہم نوجوان لوگ تو اس سے بالکل غافل اور بے خبر تھے. آئندہ انشاء اللہ ہم نے عہد کیا ہے, کہ ہم اس کی پوری پابندی کریں گے, اور زیادہ سے زیادہ امیدوار بنانے کی کوشش کریں گے. بلاشبہ قادیانیت موجودہ دور میں ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور ہر مسلمان پر اس مرتد ٹولے کے خلاف عملی جہاد میں حصہ لینا فرض ہے.

منجانب :- نوروز خان, خان محمد خان, ضیاء محمود, رفعت علی, محمد طفیل, عزیز شاہ, رفاقت علی نمبر ۱, رفاقت علی نمبر ۲, شاکر حمید, اطہر حسین, دلفراز خان, سبز زمان خان, مرزمین خان, سعید خان, گورنمنٹ ہائی اسکول غازی تربیلا ڈیم.

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

عورت اور پردہ

عابد محمود عاصی ایبٹ آباد

حضرت عائشہ رضؓ کی حیثیت رسول اللہؐ اور امت کے درمیان ایک دروازے کی ہے اور آپ کا حجاب گویا اس پر حرمت کا پردہ ہے لیکن آپ نے اس پردے کو چاک کر دیا

یاد رکھیے: قرآن نے آپ کے دامن کو سمیٹ دیا ہے اسے پھیلایا نہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے گھروں میں بٹھایا ہے اسے چھوڑ کر میدان میں نہ چلے آیئے۔ خدا تعالیٰ اس امت کی پشت پر ہے آپ خود جانتی ہیں کہ حضورؐ کو آپ سے کس قدر محبت تھی۔ اگر امت کی ذمہ داری آپ کے حوالے کرنا چاہتے۔ تو کر سکتے تھے لیکن ایسا نہیں کیا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ دین کا ستون اگر گرنے لگے۔ تو عورتیں اسے کھڑا نہیں کر سکتیں۔ اور اگر اس میں شگاف پیدا ہو جائیں تو عورتوں کے بس میں نہیں کہ اسے بھر دیں۔ ان میں اگر دین کے لیے جہاد کی اہلیت ہوتی ہو حضورؐ لازماً آپ کو جہاد کی وصیت کر جاتے عورتوں کا جہاد اور دان کے لئے انتہائی محبوب بات یہ ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنا دامن سمیٹے رہیں۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ آپ کی ملاقات حضورؐ سے اس حال میں ہوتی کہ آپ اونٹ پر بیٹھے ہوئے پہاڑوں اور ٹیلوں کی اطراف ایک گھاٹ سے دوسرے گھاٹ گھوم رہی ہیں تو آپ کیا جواب دیتیں! کل آپ کو حضورؐ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ آپ نے اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو چاک کر دیا ہے

لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ حضورؐ اکرم کے قائم کردہ پردے کو اپنا ستر اور گھر کے صحن کو اپنا قلعہ بنا لیں آپ حقیقت میں امت کی خیر خواہ اسی وقت ہوں گی۔ جب کہ آپ ان کی مدد کے لئے (بجائے میدان اور بازاروں میں جانے کے) گھروں میں رہیں گی۔

علم کے بغیر انسان خدا کو بھی نہیں پہچان سکتا۔
جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔
جو نصیحت نہیں سنتا اسے لعنت ملامت سننے کا شوق ہے

دُعا

صائمہ جاوید جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ

الٰہی ہمیشہ یہ تجھ سے دعا ہے
یہی آرزو اور یہی مدعا ہے:
مجھے تو مسلمان سچا بنا دے
ذرا اپنی لو میرے دل میں لگا دے
محمدؐ نبی کی محبت عطا کر!
مجھے دین و دنیا کی دولت عطا کر
نہ غیروں کے در پر کبھی سر جھکاؤں
جھکاؤں تو تیرے ہی در پر جھکاؤں
تجھے مرتے دم تک نہ دل سے بھلاؤں
تیری حمد کے گیت دن رات گاؤں
تیری ذات اعلیٰ تیری شان عالی
تو ہی سب کا داتا تو ہی سب کا والی
میرے دل کو اپنی محبت سے بھر دے
اندھیرے میں نور علیٰ نور کر دے
کروں کوچ جس وقت میں اس جہاں سے
تو اللہ ہی اللہ نکلے زباں سے!

بڑی قربانی

محمد سردار بازی خان خیل مانسہرہ

وہ سب انسانوں کے باپ اور اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے پیغمبر تھے۔ ان کے دو بیٹوں ہابیل، اور قابیل نے قربانی کی ایک کی قربانی قبول ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے دوسرے کی قربانی قبول نہ کی۔ بات یہ تھی کہ ہابیل نے اللہ کی رضا کی خاطر بہترین دنبے کی قربانی پیش کی تھی۔ مگر دوسرے بیٹے قابیل نے بے دلی سے ناکارہ غلے کا ڈھیر پیش کر دیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہ ہوا۔ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے

”اور ذرا انہیں آدم کے دو بیٹوں کا قصہ بھی ٹھیک ٹھیک سنا دو۔ جب ان دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کر لی گئی۔ اور دوسرے کی نہ کی گئی“

معلوم ہوا کہ قربانی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنا پرانا خود انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی بندگی اور اطاعت کا طریقہ سکھایا اور اس میں قربانی کو بھی ایک لازمی جزو کے طور پر برقرار رکھا۔ اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ تاکہ وہ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی غیرت ایمانی

مزمل حسین گروٹ ۔ ۔ ۔ خوشاب

ایک دن کا واقعہ ہے کہ چند یہودی اپنے ایک عالم فنحاص کے گھر جمع ہوئے اتفاق سے اسی وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی بھی اس طرف آنکلے انہوں نے یہودیوں کے اجتماع کو غنیمت جانتے ہوئے انہیں اسلام کی تبلیغ کرنی چاہی اور کہنے لگے "

"اے فنحاص! اللہ سے ڈرو اور اسلام لے آؤ اللہ کی قسم! تم جانتے ہو کہ محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور اسی کی طرف سے تمہارے پاس وہ حق لے کر آئے ہیں جسے تم تورات میں لکھا ہوا پاتے ہو۔

یہ سن کر فنحاص کے لبوں پر تمسخر آمیز مسکراہٹ نمودار ہوئی اور کہنے لگا"

"خدا کی قسم! اے ابوبکر! ہمیں خدا سے کسی چیز کی حاجت نہیں خود اسے ہماری حاجت ہے ہم اس کی طرف نہیں جھکتے بلکہ وہ ہماری طرف جھکنے پر مجبور ہے ہم اس کی مدد سے بے پرواہ ہیں لیکن وہ ہماری امداد سے مستغنی نہیں اگر وہ ہماری امداد سے مستغنی ہوتا تو کبھی ہمارے مال سے بطور قرض نہ مانگتا جس طرح تمہارے رسولؐ کا خیال ہے اللہ تمہیں سود سے منع کرتا ہے لیکن خود ہمیں سود دیتا ہے اگر وہ ہم سے مستغنی ہوتا تو ہمیں سود کیوں دیتا

اس ناپاک گفتگو سے فنحاص کا مقصد دراصل اس آیت پر چوٹ کرنا تھی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"

"کون ہے جو اللہ کو قرض دے اس کے بدلے میں اللہ اس کے مال کو کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا"

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فنحاص کو اللہ کے قول اور اس کی وحی کا مذاق اڑاتے دیکھا تو وہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور فنحاص کو اتنے زور سے ایک تھپڑ مارا کہ اس کے حواس بجا نہ رہے اس کے بعد فرمایا!"

"او اے اللہ کے دشمن! اگر مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان معاہدہ نہ ہوتا تو اللہ کی قسم میں تیری گردن اڑا دیتا۔"

(ماخوذ از ۔ ابوبکر صدیق اکبرؓ مصنف محمد حسین ہیکل)

حقوق والدین

حافظ محمد خالد گنگوہی ڈیرہ اسماعیل خان

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اور ان کی کسی قسم کی بے ادبی نہ کرو۔ ان کو اف تک نہ کہو۔ نہ انہیں جھڑکو بلکہ ان سے نہایت ادب کے ساتھ بات کرو اور ان کے سامنے نرمی کے ساتھ جھکے رہو۔ (بنی اسرائیل)

انسان کے اچھے سلوک کی سب سے زیادہ حق دار ماں ہے پھر اس کا باپ۔

ماں باپ کی خدمت (ثواب میں) جہاد کے برابر ہے (بخاری مسلم)

جانثرا سورلیں ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا (نسائی)

مرنے کے بعد بھی ان کے لئے دعا و استغفار کرتے رہیں (ابوداؤد ابن ماجہ)

نماز کو بری طرح پڑھنا

محمد عبداللہ گنگوہی ......ڈیرہ اسماعیل خان

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بے وقت نماز پڑھے۔ وضو اچھی طرح نہ کرے جی لگا کر نہ پڑھے۔ اور رکوع و سجدہ اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بے نور ہو کر جاتی ہے۔ اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے مجھے برباد کیا۔ یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے اگرچہ اس کو ظاہر نہ ہو۔ اس لئے نماز خشوع وخضوع سے پڑھنا چاہیئے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرے صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے۔

ظالم سے بڑھ کر کوئی بدقسمت آدمی نہیں ہے کیونکہ مصیبت کے وقت اس کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

چند معلومات

جنید احمد صدیقی خوشاب

- کوہ طور کو قرآن پاک میں جبل ایمن کہا گیا ہے۔
- قرآن پاک کی ۹۹ آیات ختم نبوت کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔
- ثلث قرآن، قرآن کریم کی سورہ اخلاص کو کہا جاتا ہے
- دنیا کی سب سے خوب صورت مسجد کا نام مسجد صوفیہ ہے جو ترکی میں واقع ہے
- دنیائے اسلام کی سب سے بڑی مسجد دمشق میں واقع ہے جو جامع دمشق کہلاتی ہے۔
- اسلام کا پرانا نام دین حنیف ہے۔
- غار حرا کی لمبائی چار گز چوڑائی پونے دو گز ہے۔
- نقیب اسلام حضرت علیؓ کو کہا جاتا ہے۔
- حضرت اسماعیلؑ ابوالعرب کہلاتے ہیں۔
- ذات النطاقین حضرت اسماءؓ بنت صدیق اکبرؓ کو کہا جاتا ہے۔
- کتاب الخلوص توریت کو کہا جاتا ہے۔
- جس مسجد میں تحویل کعبہ کا حکم ہوا۔ اس کا نام ذوالقبلتین ہے۔
- غلاف کعبہ کے لئے ایک ہزار گز کا کپڑا درکار ہوتا ہے

اخبار ختم نبوت

اہل اسلام کی ایک فتح

قادیانی مُردہ اسلام آباد کے قبرستان سے اکھاڑ پھینکا

اسلام آباد (نامہ نگار) وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں نے سوچی سمجھی سازش کے تحت ڈاکٹر نذیر احمد خان قادیانی (رہائش ۳۔ ۱۰ اماجی) کو دفن کر دیا جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالرؤف الازہری نے ڈپٹی کمشنر اسلام آباد سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے فوری طور پر اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے سی ڈی اے کے حکام سے بات چیت کی کہ قادیانیوں نے اپنے مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں کیوں دفن کیا اور اس مردہ کو فی الفور نکلوایا جائے اور اگر وہ خود نہیں نکالتے تو اسلام آباد کی انتظامیہ سے نکال دے گی۔ سی ڈی اے کے چیئرمین نے پہلے سے ہی قادیانیوں کے لیے سیکٹر ۸/۱۱ میں قبرستان کی جگہ مخصوص کی ہوئی تھی۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر اسلام آباد نے قادیانیوں کو بلا کر کہہ دیا کہ وہ اپنا مردہ نکال کر اپنے مخصوص قبرستان میں دفن کریں۔ چنانچہ قادیانیوں نے مسلمانوں کے قبرستان سے مردہ نکال کر ۸/۱۱ قادیانی قبرستان میں دفن کر دیا۔ اسلام آباد کے علماء کرام مولانا محمد عبداللہ، مولانا عبدالرؤف الازہری، مولانا غلام محمود، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا قاری احسان اللہ، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد صادق صدیقی نے ڈپٹی کمشنر اسلام آباد، اے سی اسلام آباد، چیئرمین سی ڈی اے کا قادیانیوں کے خلاف اس جرأت مندانہ اقدام پر شکریہ ادا کیا اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ آئندہ کوئی قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی ناپاک جسارت کرے تو اس کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دی جائے۔ نیز انہوں نے سی ڈی اے حکام سے یہ مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کے قبرستان میں یہ نوٹس آویزاں کیا جائے کہ کوئی قادیانی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

مٹھائی تقسیم کرنے والے

قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے

ہیچو وطنی (نامہ نگار۔۔ حبیب اللہ چیمہ) گزشتہ دنوں نواحی چک ۷۔ ۹/۶ میں قادیانیوں نے صدر پاکستان کی شہادت پر مٹھائی اور پمفلٹ تقسیم کیے، جس پر مقامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم ختم نبوت، مکی مسجد، مرکزی مسجد عثمانیہ، مدرسہ عربیہ رحیمیہ، کے رہنماؤں نے اپنے الگ الگ بیانات میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ مرزائیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے۔ پچھلے دنوں ضلع ساہیوال کے متعدد چکوک میں سے صدر پاکستان کی وفات پر مٹھائی اور پمفلٹ تقسیم کرنے پر کئی قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اور ان کی ضمانتیں بھی منسوخ کر دی گئی تھیں۔ مذکورہ رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان قادیانیوں کو بھی گرفتار کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ادچ شریف کا انتخاب

ادچ شریف (رپورٹ رشید احمد عباسی) جامع مسجد ابوبکر صدیق ادچ شریف میں عالمی مجلس ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا منور احمد محمود جالندھری نے کی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری اللہ بچایا صاحب کی تلاوت کے بعد مولانا منور احمد محمود نے خطبہ صدارت میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور عوام کو قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرنے کا مشورہ دیا اس کے بعد حضرت مولانا رشید احمد عباسی خطیب جامع مسجد دربار حضرت محبوب سبحانی ادچ شریف نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا اور ختم نبوت کا ممبر بننے کا آغاز کیا کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور مجلس ختم نبوت کے ممبر بنے اس کے بعد عالمی مجلس کا انتخاب ہوا۔ سرپرست حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی اعوان، صدر حاجی غلام عباس صاحب نائب صدر قاری محمد صادق، نائب صدر دوم میاں محمد اقبال کونسلر ٹاؤن کمیٹی، نائب صدر سوم میاں گل محمد پرواز جنرل سیکرٹری عبدالخالق ارشد ناظم محمد طارق، خازن حاجی عبدالستار ربانی ناظم نشر و اشاعت جناب مولانا رشید احمد عباسی ناظم تبلیغ مولانا قاری محمد عبداللہ عباسی اجلاس کے آخر میں ختم نبوت یوتھ فورس انٹر کالج ادچ شریف میں مولانا عباسی نے کو جبر دلائی منتظم طور پر طالب علم رہنما محمد قاسم صاحب کو کنوینر مقرر کیا گیا اور معاون کنوینر طالب علم رہنما جناب دلدار احمد صاحب اور قاری عبدالواحد اور عبدالمجید کو مقرر کیا گیا ہے جو ایک ماہ کے اندر انٹر کالج ادچ شریف میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام عمل میں لائیں گے آخر میں ایک قرارداد پاس کی گئی کہ محمد افضل قادیانی کی لڑکیاں جو مسلمانوں کے پرائمری سکول میں تعینات ہیں ان کا فی الفور تبادلہ کیا جائے ورنہ حالات خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

منصور احمد قادیانی کی جاپان میں بطور سفیر کے تقرری پر اظہار تشویش

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے رہنما مولانا غلام احمد صاحب شیر محمد قریشی، صادق علی قریشی، محمد جمیل قریشی، نے منصور احمد قادیانی کو جاپان میں سفیر مقرر کرنے پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کافر کو سفارت کے عہدے سے ہٹا کر اس کی بجائے کسی مسلمان کا تقرر کیا جائے۔ انہوں نے پرزور الفاظ میں کہا کہ حکومت پاکستان نے اگر کوئی غفلت برتی تو فدایان ختم نبوة تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں مرزائیت کا تماشہ کیوں؟

رپورٹ محمد حنیف متعلم گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

پچھلے دنوں گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں ایک مرزائی پروفیسر کے۔ کے عزیز نے اسلامی تاریخ کے عنوان سے لیکچر دیا کے۔ کے عزیز لاہور میں رہتے ہیں اور کئی تاریخی کتب کے مصنف ہیں مگر ہیں کٹر مرزائی، یہاں ایک اردو کے لیکچرار ہیں جن کا نام صابر حسین کلوروی ہے علامہ اقبال مرحوم پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ان کے مرزائیوں کے ساتھ بڑے گہرے مراسم ہیں جب وہ اپنے تھیسز کے سلسلہ میں ربوہ جاتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ ساری مرزائی لائبریری ان کے لئے کھول دی جاتی ہے بلکہ ان کی خوب دعوتیں بھی ہوتی ہیں۔ اور اس بات کی صداقت ان کے چہرے سے بھی ہو سکتی ہے کیوں کہ ان کا مکروہ چہرہ ہی بتاتا ہے کہ ان کے مراسم اس مکروہ اور گمراہ پارٹی کے ساتھ ہیں۔ انہی کلوروی کی بلی جھگت سے کے۔ کے عزیز گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد آیا اور تاریخ کے عنوان سے لیکچر دیا اس میں اس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو بغاوت قرار دیا اور بار بار علماء کی اصطلاح استعمال کر کے علماء کرام کی توہین کی اس کی اس مکروہ اور متعفن تقریر کو ہمارے ایک معزز اور سینئر پروفیسر جناب عارف خان صاحب برداشت نہ کر سکے انہوں نے تقریر ختم ہوتے ہی برملا کہا کہ "ہم معزز مہمان کو اچھی طرح جانتے ہیں موصوف مرزائی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو بغاوت کہہ کر نہ صرف اس ایوان کی بلکہ پورے برصغیر کی امت مسلمہ کی توہین کی ہے اور ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی ذلیل کوشش کی ہے میں برملا کہتا ہوں کہ مرزائی لوگ اسی طرح ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ موصوف نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو بغاوت کہہ کر خود تاریخی حقائق سے بغاوت کی ہے جو کسی طرح قابل معافی نہیں اور پھر ملاازم کا بار بار تکرار کر کے علماء دین کی سخت توہین کی ہے علماء دین امت مسلمہ کا بہت بڑا قیمتی سرمایہ ہیں۔ جنہوں نے ہر بُرے وقت میں امت کی صحیح رہنمائی کی ہے اور امت کو صراط مستقیم دکھایا ہے مگر مرزائی کمیونسٹ اور ملحد علماء دین کو برداشت نہیں کر سکتے کیوں کہ یہ گمراہ اپنے راستہ میں ان علماء کرام کو سنگ گراں سمجھتے ہیں اور آخر میں فرمایا کہ میں پرنسپل صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ایسے متنازع لوگوں کو کالج میں بلانے کی اجازت نہ دی جائے۔" ہم جناب عارف خان صاحب کی اس جرأت مندانہ حق گوئی کو سلام کرتے ہیں جن کی اسلامی غیرت سے کے۔ کے عزیز اور کلوروی دونوں کی قلعی کھل گئی۔ اور انہوں نے جلدی سے رخصت ہونے میں ہی اپنی سلامتی سمجھی۔ یہ تو واقعی ایک حادثہ تھا جو کالج میں ہو گزرا لیکن میں یہ عرض کرنے کی جسارت کروں گا کہ ہمارے اس عظیم کالج کو مرزائیت نے اپنا گڑھ اور تماشہ گاہ کیوں بنایا ہوا ہے؟ کیا مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر اور مقامی علماء کرام اس طرف توجہ دیں گے؟ قادیانیت یا تحریک ارتداد کے داعیوں کو تو اتنی بڑی تڑپ ہے کہ وہ چور دروازوں سے گھس کر اپنے ارتداد کو مختلف شکلوں سے نئی نسل تک پہنچانا چاہتے ہیں مگر علماء کرام کو یہ توفیق بھی چاہیئے کہ وہ بھی ان اداروں میں آ کر مسلمانوں کو کفر و ارتداد کے خدوخال سے آگاہ کریں۔ جناب ہم کہاں جائیں کس سے شکایت کریں ایک مرزائی پروفیسر ناصر تو گیا مگر اس کے ساتھ ساتھ دو پروفیسر اور مرزائی آئے ہوئے ہیں اور مرزائی نوازوں اور ان سے فوائد حاصل کرنے والوں کا تو پوچھیے ہی نہیں۔ وہ تو یہاں کوڑیوں کے بھاؤ مل جاتے ہیں مرزائیوں کی تعریف کر کے اور طرح طرح سے ان کا دفاع کر کے ان کو تحفظ دیتے ہیں یوں سمجھیں گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد مرزائیت اور مرزائیت نوازی کی محفوظ ترین پناہ گاہ ہے یہاں ختم نبوت کے محاذ پر صحیح کام کرنے کی ضرورت ہے علماء کرام میدان میں نکلیں۔ پچھلے دنوں تھوڑا سا کام علماء کرام نے کیا تو ناصر مرزائی کو یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر تبدیل ہونا پڑا۔ اب بھی یہاں کام کی سخت ضرورت ہے کالج میں مرزائیت کے جراثیم بڑی کثرت میں موجود ہیں۔ جن کے لئے مرزائیت کش دواؤں کی ضرورت ہے کالج کے طلباء خدا کے فضل و کرم سے مسلمان ہیں۔ وہ ان جراثیم کو ختم کر سکتے ہیں مگر انہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور مقامی علماء کرام کی صحیح رہنمائی کی ضرورت ہے ان بزرگوں کو چاہیئے کہ اپنا فرض ادا کریں ایں خواب غفلت تا بکے؟

ایک غلطی کی درستگی

جلد نمبر ۷ شمارہ نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۹ پر قرآن حکیم میں دعاؤں میں قبولیت کے خاص مقامات جو کہ جناب مولانا محمد فاروق صاحب سکھر نے رقم فرمائے ہیں۔ نمبر ۸ سورہ انعام آیت نمبر ۱۲۵ ہے مثل ما اوتی رسل اللّٰہ ۱۲۵ میں ہے۔ نمبر ۱۲۴ میں درستگی فرمائیں۔ شکریہ

المرسل منیب مقصود پاکپتن نے ساہیوال سے

اخبار ختم نبوت

قادیانی جماعت کا مباہلہ کے بارے میں نیا پمفلٹ

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی مقیم لندن کی طرف سے اپنے سابقہ مباہلہ سے فرار اختیار کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سلیمہ پنجاب مرزا قادیانی مرتد کے پوتے مرزا طاہر نے دنیا بھر کے مسلمانوں خصوصاً علماء کرام کو مباہلہ کا چیلنج بھیجا ہے وہ جھوٹ کا پلندہ اور فراڈ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت ربوہ کے ہیڈ مرزا طاہر نے مباہلہ کا ایک اور کتابچہ شائع کیا ہے جس کے نو صفحات ہیں اور آخر میں ایک زائد صفحہ شامل کیا ہے جس میں درج ہے کہ مباہلہ کا کسی ایک جگہ اکٹھے ہونا کا کوئی مفہوم نہیں پایا جاتا بلکہ دعا کرنا ہے کہ جو جھوٹا ہے اس پر خدا تعالیٰ لعنت ڈالے اس کتابچہ کے صفحہ نمبر ۸ پر فریق اول: امام جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر کے احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں مرزا طاہر ولد مرزا بشیر الدین محمود امام جماعت احمدیہ عالمگیر مجتہد الهبارک ۱۰ جون ۱۹۸۸ء درج ہے مگر مرزا طاہر نے اپنے دستخط نہیں کئے بلکہ پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری کے دستخط ہیں یہ کتابچہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مولوی فقیر محمد مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد پاکستان کے پتہ پر موصول ہوا ہے۔ جبکہ مباہلہ کا جو پہلا کتابچہ ملا تھا اس کا جواب ۳۰ جولائی ۱۹۸۸ء کو رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ مرزا طاہر کو لندن بھیجا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ مرزا طاہر احمد نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور دیگر علماء کرام کو لندن سے جو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے وہ صرف اپنی جماعت کے مایوس لوگوں کو تسلی دینے کے لیے ایک نیا شوشا چھوڑا ہے جبکہ آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں مولوی عبدالحق غزنوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مباہلہ کیا تھا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کی زندگی میں ہیضہ کی مرض سے مر گیا تھا جس کی وجہ سے قادیانی جماعت پر پاکستان سمیت ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو رہا ہے اور قادیانیوں پر اللہ تعالیٰ کی زمین تنگ ہو رہی ہے۔

مبارکباد

ٹنڈو غلام علی (نامہ نگار) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے امیر محمد یعقوب ارائیں جنرل سیکرٹری عبداللہ ارائیں آفس سیکرٹری محمد یعقوب ہزاروی خازن و نشر و اشاعت محمد شریف سہو اور اراکین نے اپنے ایک اجلاس میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کو دوبارہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مقرر ہونے پر مبارکباد پیش کی ہے۔

لاہور کی اہم ترین شاہراہ کا نام "سید عطاء اللہ شاہ بخاری روڈ" رکھ دیا گیا

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) لاہور کی معروف ترین سبزہ زار اسکیم جمیل ٹاؤن کے انتہائی اہم روڈ کا نام سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ روڈ رکھ دیا گیا ہے جمیل ٹاؤن کو ملتان روڈ سے ملانے والی اس شاہراہ کا نام حضرت شاہ جیؒ کی ختم نبوت کے لئے خدمات کے اعتراف کے طور پر رکھا گیا ہے۔ قاری محمد امین عاجز، عبدالقدوس، محمد یٰسین صابر، جناب محمود، جناب احسان، مولانا محمد اسمٰعیل، جناب شاہین، اور نذیر احمد ودو کی کوششوں سے یہ نام تجویز ہوا۔ اب شناختی کارڈ، نکاح فارم، دوسرے سرٹیفکیٹس، رجسٹریاں، اور سرکاری کاغذات پر بھی روڈ کا یہی نام لکھا جا رہا ہے۔ مندرجہ بالا رہنماؤں نے حکومت اور عوام سے اپیل کی ہے کہ بے معنی، فرسودہ، پرانے اور غیر ضروری نام ختم کر کے بزرگان دین اور مجاہدین ملت کے نام سے سڑکوں کو منسوب کیا جائے۔

حضرات علماء کرام سے درخواست

اللہ رب العزت کے فضل سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کا کام روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر عالمی مجلس کو کم از کم دس حضرات علماء کرام کی ضرورت ہے خطابت کا ذوق و مناظرانہ صلاحیت رکھنے والے حضرات جو جماعتی نظام میں منسلک ہو کر دین کی خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں۔ وہ فوری طور پر درج ذیل پتہ پر اپنے مکمل کوائف صاف اور خوش خط لکھ کر ارسال کریں۔

ایسے حضرات کو ابتداً معاون مبلغ کے طور پر جماعت کے قدیم ترین مبلغ کے ساتھ ملک کے کسی بھی ضلع میں رکھا جائے گا۔ سال کے بعد انہیں مستقل حلقہ تبلیغ کے لئے دے دیا جائے گا۔ وفاق المدارس کے فارغ التحصیل حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

مرکزی دفتر میں مولانا عبدالرحیم کے ہاتھ

پر مرزائی کا قبول اسلام

ملتان ۱۰ اکتوبر (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں عالمی مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب مدظلہ کے دست حق پرست پر جاوید لطیف ولد عبداللطیف قوم اعوان ملازم واپڈا انجینئر گیس پاور ہاؤس پیران غائب ملتان نے اسلام قبول کر لیا۔ اسلامی برادری میں نئے داخل ہونے والے اس نوجوان نے از خود قادیانیت سے متنفر ہو کر قبول اسلام کیا۔ اور بھرپور اجتماع میں توبہ کی اور اقرار کیا کہ سرکار دو عالم ﷺ کے بعد ہر مدعی ختم نبوت کو کافر اور مرتد سمجھتا ہوں۔ نیز مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال کذاب اور لعین سمجھتا ہوں۔ آخر میں ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر نے اس کی استقامت کے لئے دعا کی اور تمام احباب نے قبول اسلام پر اسے مبارکباد دی۔

سٹوڈنٹس شبان ختم نبوت

لکڑ منڈی سرگودھا کا قیام

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) سٹوڈنٹس شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک تبلیغی کنونشن کا اہتمام ہوا جس کی صدارت محمد جمیل اختر بلوچ نے کی۔ اس میں مختلف عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔ سرپرست بھرو بلوچ، صدر محمد صدیق، نائب صدر غلام رسول، جنرل سیکرٹری منصور علی بلوچ، جوائنٹ سیکرٹری جعفر عباس، نشر و اشاعت سیکرٹری محمد ارشد، خزانچی گلزار احمد اور مجلس شوریٰ کے چیئرمین عبدالمنان منتخب ہوئے حلقہ لکڑ منڈی کے بیشتر سٹوڈنٹس نے اس کنونشن میں شرکت کی۔

اور وعدہ کیا کہ اس وقت تک میدان'' سے پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ ایک بھی ... سول قادیانی دجال اس دنیا میں باقی ہے۔

کوٹری میں مرزائی لٹریچر پر پابندی لگائی جائے

مقامی صدر مجلس حاجی محمد ریاض نے کہا ہے کہ اس وقت کوٹری جامشورو اور حیدرآباد کے علاقوں میں قادیانی لٹریچر کی تقسیم بذریعہ ڈاک بڑے زوروں سے جاری ہے۔ مرزائیوں نے ایک منظم سازش کے تحت اپنی ناپاک جماعت کی تبلیغ کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اور یہ سب کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ اس بارہ میں فوری طور پر اقدامات کئے جائیں اور حکومت مرزائیوں کی شرانگیزی کا فی الفور نوٹس لے۔

نور پور نور نگر بہاولپور میں عالمی مجلس کا قیام

جامع مسجد ہائی سکول نور پور نور نگر میں ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب نے اپنی نگرانی و سرپرستی میں انتخابات کرائے۔ مجلس کے امیر عالم باعمل حضرت محمد عطاء اللہ صاحب مدظلہ خطیب مرکزی جامع مسجد مہتمم مرکز علماء اسلام ناظم اعلیٰ مجاہد ملت حضرت مولوی رشید احمد صاحب خطیب جامع مسجد ہائی اسکول ناظم مالیات جناب مولوی حاجی غلام حسین صاحب ناظم نشر و اشاعت جناب مولوی یار محمد صاحب منتخب ہوئے۔

بقیہ: انٹرویو

ان کو اللہ جل شانہٗ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلے کے لئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد میدان مباہلہ میں آ دیں۔'' ہمیں حیرت ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مباہلے کی تشریح کی ہے وہ ہمارے موقف کے بالکل مطابق ہے۔ مگر اس کے باوجود مرزا طاہر کو میدان مباہلہ میں اترنے کی جرأت نہیں کم از کم لندن میں ہی ہم سے میدان میں آ کر مباہلہ کر لیتے۔ مگر مرزا طاہر حیلے بہانے کرتے ہوئے مباہلے سے راہ فرار اختیار کر گئے ہیں۔

منافقوں کو مسجدوں سے نکال دیا جائے

جمال عبدالناصر مدرسہ خورشید العلوم کچاکھوہ

جو شخص مرزائیوں کی طرح عقیدہ کفر رکھنے کے باوجود اسلام کا دعویٰ کرتا ہو وہ اسلام کی اصطلاح میں منافق ہے اور منافقین کے بارے میں یہ حکم ہے کہ انہیں مسجدوں سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ اے فلاں یہاں سے نکل جا۔ کیونکہ تو منافق ہے اور فلاں تو بھی اٹھ نکل جا تو منافق ہے اس طرح آپ نے ایک ایک کا نام لے کر ۳۶ آدمیوں کو مسجد سے نکال دیا۔ حضرت عمرؓ کو آنے میں ذرا دیر ہو گئی تھی۔ چنانچہ وہ اس وقت آئے جب یہ منافق مسجد سے نکل رہے تھے۔ تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید جمعہ کی نماز ہو چکی ہے اور لوگ نماز سے فارغ ہو کر جا رہے ہیں لیکن جب اندر گئے تو معلوم ہوا کہ ابھی نہیں ہوئی۔ مسلمان ابھی بیٹھے ہیں۔ ایک شخص نے مسرت سے حضرت عمرؓ سے کہا۔ اے عمر! مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آج منافقوں کو ذلیل و رسوا کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے لے کر یک بینی و دو گوش انہیں مسجد سے نکال دیا۔ (تفسیر روح المعانی ص ۱۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو غیر مسلم فرقہ منافقانہ طور پر اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اس کو مسجدوں سے نکال دیا جائے اور اگر یہ کوئی دوسری مسجد بنانے کی کوشش کریں تو اسے گرا دینا چاہیئے۔

تین چیزوں کو مت بھولنا

عطاء الرحمٰن انجم بھیر کنڈ مانسہرہ

۱ عمدہ لباس کے حریص کفن کو یاد رکھ۔
۲ عمدہ مکان کے شیدائی قبر کا گڑھا مت بھول۔
۳ عمدہ غذائیں کے دلدادہ کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا یاد رکھ۔

بقیہ :۔ ارشاداتِ شیخ

کے اندر تو یہی نفاق ہے

۵ اوّل اپنے نفس کو نصیحت کرو، اس کے بعد دوسرے کے نفس کو نصیحت کرو۔

۶ افسوس تجھ پر ہے کہ تیری زبان تقویٰ پکارتی ہے اور دل فاجر بن رہا ہے زبان شکر کرتی ہے اور دل اعتراض کر رہا ہے۔

بقیہ :۔ دنیا کی زندگی

"عمل کا وقت گزرتا جا رہا ہے اور ہر لمحہ جو گزرتا ہے وہ عمر کو گھٹاتا ہے۔ اور موت کی مقررہ گھڑی کو قریب لاتا ہے اگر آج خبردار نہ ہوئے تو کل مرنے کے بعد حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور گزرا ہوا وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ اس لئے احتیاط کرنی چاہیے کہ عمر کے چند روز شریعت مطہرہ کے مطابق گزر جائیں تاکہ نجات کی امید کی جا سکے۔ یہ وقت عمل کرنے کے لئے ہے۔ اور عیش و آرام کا وقت آئندہ آنے والی زندگیوں میں ہے۔ اور اس جہاں میں کئے ہوئے نیک اعمال کا ثمرہ ہے (اس جہان میں) عمل کے وقت کو عیش و عشرت میں گنوا دینا ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی کھیتی کے پکنے سے پہلے ہی کھا جائے (اور فصل کاٹنے کے موسم میں) اس کے پختہ پھل سے محروم رہے۔

(مکتوب ۸۹ دفتر دوم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما الحیٰوۃ الدنیا الا لعب ولھو (الانعام، آیت ۳۲)

ترجمہ: اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشہ ہے

(حاشیہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ)

بقیہ :۔ تلواروں کے سائے میں

رات بھر جلسے کرتے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کی ترکیبیں سوچتے انہوں نے ایسے آدمی مقرر کر رکھے تھے۔ جو حضورؐ کے راستے میں کانٹے بچھاتے تھے تاکہ حضورؐ کے پاؤں زخمی ہو جائیں اُن کے دروازے کے آگے غلاظت پھینک جاتے۔ تاکہ عفونت سے آپؐ کو تکلیف پہنچے مگر حضورؐ یہ مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے حتیٰ کہ ایک دن عرب کے حیوان صفت انسانوں کو قابل فخر انسان بنا دیا ایسا قابل فخر انسان کہ جنہوں نے تھوڑے عرصہ میں اپنے بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار سے ساری دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

بقیہ :۔ حضرت عمرؓ

جیسی پڑی تھیں۔

نماز سے فارغ ہو کر حضرت عمرؓ کوڑے کے اس انبار کی طرف گئے جو بیت المقدس کی ویرانی کے بعد اس پر مسلسل پھینکا جا رہا تھا۔ خود یہودی بھی اقتدار پا کر اس کو بنا کر حرم کی پاکی و صفائی کی خدمت سے عہدہ برآ نہ ہو سکے تھے حضرت عمرؓ چاہتے تھے کہ ذلت و توہین کے اس دیرینہ انبار کو خدا کے گھر سے اسی طرح ہٹا دیں جس طرح آپ نے ساکنانِ بیت المقدس کو صدیوں کی غلامی اور پیہم ظلم و تشدد سے نجات دلائی تھی۔ امیر المومنینؓ آگے بڑھے اور فرمایا "لوگو! تم بھی اسی طرح کرو جس طرح میں کرتا ہوں"۔ اور اس سے آپ مٹھیاں بھر بھر کر اٹھانے لگے۔ اس سے آپ کا مقصد بیت المقدس کی تکریم و تطہیر کے علاوہ یہ ذہن نشین کرانا تھا کہ یہ عہد طہارت اور عہد کرامت ہے۔

اچانک اللہ اکبر کی فلک شگاف آوازیں بلند ہوئیں آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے۔ لوگوں نے فرمایا کہ کعب نے تکبیر پڑھی، اس لئے سب نے تکبیر پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ کعب کو بلاؤ۔ کعب حاضر ہوئے اور عرض کیا امیر المومنینؓ آج جو کام آپ کے ہاتھوں انجام پا رہا ہے اس کی پیش گوئی پانچ سو سال پہلے اللہ کے ایک نبی نے کی تھی۔ آپ نے پوچھا وہ کیسے؟ کعب نے عرض کیا کہ رومیوں نے بنی اسرائیل کو تباہ و برباد کرکے یہاں تسلط پایا اور اس گھر کو ویران کر دیا پھر اسرائیل کامیاب ہوئے لیکن یہ لوگ ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ اہل فارس کے ظلم و تشدد کا شکار ہو گئے اور ان کے بعد پھر رومی چھا گئے۔ اللہ نے اس کوڑے کے ڈھیر کے قریب ایک نبی کو بھیجا اور اس نبی نے کہا اے اوری شلم تجھے بشارت ہو کہ ایک زمانہ میں فاروق تیرے پاس آئیں گے اور تجھ کو اس نجاست سے پاک کریں گے۔ ان کے ہمراہ فرمانبرداروں کی فوج ہوگی۔ وہ تیرا انتقام لے گی بیوی پانچ سو سال سے طلوع اسلام اور فاروق اعظمؓ کی آمد کے منتظر تھے۔ تاکہ اس مٹی کو اٹھائیں اور لوگوں کو تطہیرِ بیت المقدس کی خدمت سے مشرف ہونے کا موقع دیں۔

(شکریہ صراطِ مستقیم برمنگھم)

بقیہ :۔ معجزات

تو تم کو اس سے زیادہ آپؐ کی محبت میں بے قرار رہنا چاہیے۔

مسلم، نسائی اور امام احمدؒ نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوکھی لکڑی کے منبر پر چڑھ کر یہ آیت تلاوت فرمائی وما قدروا اللہ حق قدرہ (یعنی کافروں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ حق ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ رب اپنی بڑائی بیان فرماتا ہے کہ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ (یعنی میں جبار ہوں میں جبار ہوں اور میں بہت بڑی عظمت والا ہوں اس کلام کے سنتے ہی لکڑی کا منبر اس زور سے تھرتھرانے لگا کہ ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ منبر سے گر نہ پڑیں یا منبر لکڑی کا تھا۔ اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سن کر تھرتھرانے لگا۔ تو یہ معجزہ حضورؐ کے نباتات سے متعلق تھا۔

بخاری شریف میں انسؓ سے روایت ہے کہ عباد بن بشیرؓ اور اسید بن حضیرؓ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سے اٹھ کر اپنے اپنے گھر کو چلے، رات سخت تاریک تھی ان دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھوٹی سی لکڑی تھی۔ ان میں سے ایک لکڑی روشن ہو گئی۔ اور دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو دوسری لکڑی بھی روشن ہو گئی۔ اس طرح آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے یہ دونوں لکڑیوں کی روشنی میں گھر پہنچے۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی ——— افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب: موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، او/۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160